ماہنامہ پاک جمہوریت لاہور

صدر جنرل پرویز مشرف ایوان صدر اسلام آباد میں مسلح افواج کے افسروں کو ہلال امتیاز کے ایوارڈ دیتے ہوئے۔ 4اپریل 2005ء

امریکی ڈیفنس سیکرٹری ڈونلڈ رمز فیلڈ نے صدر جنرل پرویز مشرف سے
راولپنڈی میں ملاقات کی۔ 13اپریل 2005ء

صدر جنرل پرویز مشرف پوپ جان پال دوم کے انتقال پر تعزیتی
کتاب میں تاثرات درج کر رہے ہیں۔ 9اپریل 2005ء

ماہنامہ

پاک جمہوریت

لاہور

ادارہ مطبوعات پاکستان

نگران اعلیٰ: میاں شفیع الدین
نگران: مہتاب خان
مدیر اعلیٰ: پروین ملک
مدیر: سید عاصم حسنین
انتظام: ارم ظفر

ریجنل پبلی کیشنز آفس
ڈائریکٹوریٹ جنرل آف فلمز اینڈ پبلیکیشنز
32-A حبیب اللہ روڈ
لاہور
فون 042-6305316 , 042-6305906

اپریل/مئی 2005
قیمت عام شمارہ 10 روپے
زرسالانہ 100 روپے

حکومت پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان کے محکمہ تعلیم کی طرف سے سکولوں اور لائبریریوں کے لئے منظور شدہ

جلد 46 شمارہ نمبر 4/5 رجسٹرڈ نمبر LRL 82

تزئین: محمد یونس کمپوزنگ: محمد یونس، محمد ناصر، نصرت جہاں

ادارہ مطبوعات پاکستان نے فریدیہ آرٹ پریس انٹرنیشنل چوک سردار چپل لاہور سے چھپوا کر 32-A حبیب اللہ روڈ لاہور سے شائع کیا

فہرست

اپریل/مئی ۲۰۰۵ء

حمد	اقبال سکندر قرنی	۳
نعت	آغا سہراب جنگ لدھیانوی	۴
یقین محکم	حکیم محمد سعید	۵
علامہ اقبال اور تصور مردِ مومن	رشید احمد رشید	۸
مینار پاکستان	گفتار خیالی	۱۲
امن اور جمہوریت	یونس صابر	۱۲
وزیر اعظم کی رابطہ عوام مہم	سید انوار غالب	۱۳
پنجاب میں مقامی نظام حکومت	سید انوار غالب	۱۵
ایوانِ نمائندگان	ارشاد امین	۱۹
ملک غلام رسول (ناظم یونین کونسل کا تعارف)	اے آر رضوی	۲۴
مکئی کھائیں کولیسٹرول گھٹائیں	شعیب یونس امیر	۲۷
لذیذ پکوان	طاہرہ بتول	۲۹
باجرے کی کاشت/ بہاریہ مونگ	آغا جہاں زیب	۳۱
بچوں پر کارٹون پروگراموں کے اثرات	ڈاکٹر عمر فاروق شیخ	۳۵
عالمی معلومات	محمد سہیل قیصر ہاشمی	۳۸
کرکٹی پہیلیاں		۴۳

سرورق وکلر صفحات: محمد یونس

اقبال سکندر قریشی

حمد

اے ذوالجلال و مالک و خالقِ دو سَرا
تو زندہ و پائندہ و خالص زما سوا

کون و مکاں فقط تیری تنویر سے عیاں
تو پاس ہے اور حیطۂ ادراک سے ورا

ماضی و حال ایک اشارہ ہے ذات کا
اور آنے والا دور بھی ہے تو ہی برملا

اک جلوۂ خوش رنگ ہے تصویرِ زندگی
ترکیبِ رنگ و بو ہے تیری ذاتِ با صفا

عرفان و آگہی کی اک موہوم سی جھلک
صد دولتِ جہاں پہ حاوی ہے باخدا

مایوسیوں کی خاک اُڑاتا پھروں گا کیا
دنیا میں تیری دیکھ تو کیا حال ہے مرا!

شامیں اُداس ہیں میری راتیں بھی بے قرار
دن اک غبارِ قہر ہے پُر شور و بے وفا

دنیا مآلِ کار ہے حسرت سے ہمکنار
دل اس سے اُنس رکھتا ہے ہر حال میں سدا

اک پیاس ہے ہوس کی کہ مٹتی نہیں کبھی
ایسا فریب جال ہے ہوتا نہیں جدا

کچھ وسوسے تو ایسے بھی ہیں ربِ ذی وقار
اس بھیڑ بھاڑ میں چھن جائے نہ رِدا

شاداب موسموں کی مجھے بھیک ہو عطا
مدت سے ابر برسا نہیں مجھ پہ اے خدا

شبنم کے موتیوں سے یہ خاشاک زندہ کر
اسمِ وَدود سے میرے دل کا شجر کِھلا

گُم کردہ راہ ضرور ہوں بھولا نہیں تجھے
عہدِ وفا کے پاس کی ہو گی تو کچھ جزا

آغا سہراب جنگ لدھیانوی

نعت

میں ازل سے ہی گداگر ہوں تمہارا آقاؐ
اپنی رحمت کا مجھے دے دیں سہارا آقاؐ

ڈوبا جاتا ہوں میں عصیاں کے بھنور میں کب سے
ہو کرم مجھ پہ تو مل جائے کنارا آقاؐ

میں گنہگار، سیاہ کار ہوں لیکن پھر بھی
ایک بندہ ہوں میں امت کا تمہارا آقاؐ

چاند دو لخت ہو دیکھا سبھی نے منظر
جب کیا آپؐ نے انگلی سے اشارا آقاؐ

آپؐ سے ہی تو درخشاں ہے مرے دل کا عالم
میری قسمت کا فروزاں ہے ستارا آقاؐ

ساری دنیا کے لئے ہیں آپ نشانِ رحمت
ایک مسلم ہی نہیں سب نے پکارا آقاؐ

میری قسمت پہ سبھی رشک کریں گے سہرابؔ
گر مدینے کا مجھے مل جائے نظارا آقاؐ

یقینِ محکم

حکیم محمد سعید شہید

انبیائے کرام علیہم السلام انسانوں کو جن باتوں پر ایمان و عمل کی دعوت دیتے ہیں ان کے بارے میں ہمیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو ان پر کامل یقین اور غیر متزلزل ایمان مطلوب ہے۔ اس لئے کہ ہمارے سارے اعمال و افعال کا سرچشمہ ہمارا اعتقاد ہے اور انبیائے کرام نیز اُن کی لائی ہوئی ہدایتوں پر ہمیں اگر راسخ اعتقاد نہ ہو تو ہمارا کام درست نہیں ہو سکتا۔ قرآن پاک میں فرمایا گیا:

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر۔''

(النساء:۱۳۶)

یہاں ایمان کے باوصف دوبارہ جس بات کا حکم دیا جا رہا ہے وہ یقینِ محکم ہے۔ یہ ایک اصولی بات ہے کہ دستور پر عمل کے تقاضے سے پہلے اس کی خوبی اور اس کی سچائی کے یقین کا مطالعہ کیا جائے۔ کیوں کہ اگر اس دستور کی برتری اور اچھائی پر ہمیں مکمل یقین نہ ہو تو ایمان و دیانت کے ساتھ اس پر عمل کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں ہے اور ایسے کمزور اور غیر یقینی عقیدے اور فکر کا کوئی اثر ہمارے قلب و ضمیر پر کبھی مرتب نہیں ہو سکتا اور جب قلب اصلاح پذیر نہ ہو تو اعمال میں انقلاب کس طرح پیدا ہو سکتا ہے؟ ایمان کا اصل مقصد تو اسی مصدرِ ارادہ و عمل یعنی قلب کی اصلاح ہے۔ اس کی اصلاح یقینِ محکم کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس لئے علم و اعتقاد کی اس پختگی اور اس یقینِ محکم کی دعوت دی جا رہی ہے کہ جو فکر و عمل کی دنیا میں حقیقی انقلاب برپا کر سکے۔ اہل ایمان کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ انہیں معمولی سا شبہ بھی نہیں ہوتا۔ نص قرآنی ہے:

ترجمہ: ''حقیقت میں تو مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر انہوں نے کوئی شک نہ کیا اور اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ وہی لوگ سچے ہیں۔'' (الحجرات:۱۵)

اس آیت میں جس شک و شبہ کا ذکر کیا گیا ہے وہ اس ذہنی کیفیت کا نام ہے کہ جو یقینِ محکم کے برعکس ہے۔ آپ تھوڑی دیر کے لئے سب سے پہلے عقیدۂ توحید پر غور کر لیجئے کہ جو اسلام کا پہلا اور بنیادی عقیدہ ہے اگر کوئی شخص زبان سے اس کا اظہار کرتا ہے اور وہ اس پر ایمان کا دعویٰ کرتا ہے تو لازمی طور پر اللہ کے سوا کسی اور کی بندگی اور حاکمیت کے داغ دھبے سے اس کی پوری زندگی کا دامن پاک ہونا چاہئے۔ اس کے سوا کسی اور کا قانون اس کے لئے قابل قبول نہیں ہونا چاہئے۔ اس کی زندگی کا سارا نظام اس کی نازل کردہ ہدایت پر مبنی ہونا چاہئے۔ اسے غیر اللہ میں ان تمام صفات کا پوری جرأت اور بے باکی سے انکار کر دینا چاہئے کہ جو معبودِ برحق کے لئے خاص ہیں۔ اپنی

امیدوں اور اپنی آرزوؤں نیز اپنی ترجیحات اور خواہشات کے سلسلے میں اپنا یہ احتساب ضرور کر لینا چاہیے کہ ان سے اس عقیدۂ توحید کی نفی تو نہیں ہوتی؟ اگر اپنے دعوے کے باوجود ہم احکامِ الٰہی کے پورے پورے اتباع کے بجائے غیر اللہ سے خائف ہیں اور اللہ کے ساتھ ساتھ کسی دوسرے کو بھی اپنے طرزِ عمل سے نفع ونقصان کا مالک سمجھتے ہیں تو یہ دعویٰ کس طرح صحیح ہوسکتا ہے؟ اور ایسے علم و عقیدے کو کس طرح پختہ اور شک وشبہ سے پاک کہا جا سکتا ہے۔ اسے رسمی اعتقاد اور کمزور ایمان کی بجائے محکم یقین مطلوب ہے۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم ہوا:

ترجمہ: ’’(اے پیغمبر) کہہ دو کہ اصلی ہدایت صرف اللہ ہی کی ہے۔‘‘ الانعام:۷۱)

آپ قرآن پاک کی صورت میں جو نظام حیات لائے اگر ہماری خواہش اور ہمارا عمل مکمل طور پر اس کے تابع نہیں تو کمال ایمان اور یقینِ محکم کی دولت ہمیں حاصل نہیں ہوسکتی۔ جس طرح درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اسی طرح ایمان کی قوت اور کمزوری کا اندازہ عمل سے ہوتا ہے۔ قرآن پاک کا ایک طرز خطاب یہ بھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر اس طرح کرتا ہے ’’ان کنتم مومنین ‘‘ جس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر تم اپنے ایمان کے دعوے میں کامل ہو اور پختہ علم ویقین رکھتے ہو مثلاً:

ترجمہ: ’’اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔‘‘ آل عمران:۱۳۹

گویا بلندی اور غلبے کو صرف ایمان نہیں بلکہ کمال ایمان اور یقین محکم کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے کیوں کہ یہ خطاب اہلِ ایمان ہی سے تھا۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ کسی اصول اور ضابطے کی سچائی کا یقینِ محکم انسان میں عزم وعمل پیدا کرتا ہے۔ اس میں ہمت وشجاعت پیدا کرتا ہے۔ اب آپ غور فرمائیے کہ جو شخص اس نظام سے متعلق علم وعقیدہ کی اس منزل پر نہ ہو جسے یقینِ محکم کہتے ہیں۔ اس کی اچھائی اور سچائی کو خود اپنے لئے بھی بہ جان ودل تسلیم نہ کرسکا ہو اور کوئی خلش اس کے دل میں رہ گئی ہو تو وہ کس طرح دوسروں کو اس نظام کے قبول کرنے کی دعوت دے گا؟ اگر وہ عام فضا سے متاثر ہو کر راہِ حق میں دوسروں کا شریک سفر بھی ہو جائے گا تو اس رفتار میں دلی جوش اور اس کی گفتار میں اخلاص نہیں ہوگا اور قول وعمل میں جب یہ ہم آہنگی نہ ہوگی تو ایمان ویقین کی برکتوں سے خود اس کی زندگی بھی محروم رہے گی اور اس کا وجود مسلمانوں کے لئے بھی درخورِ اعتنا نہ ہوگا۔

ایمانیات کا ایک اہم حصہ آخرت کا اقرار بھی ہے۔ دراصل یوم جزا وسزا پر ایمان سے زندگی کے متعلق ہمارے تصور میں تبدیلی آتی ہے اور ہم یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ یہ دنیا سب کچھ نہیں ہے اور یہ کہ ہم اپنے اعمال کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہوں گے اور ہمارا ظاہر و باطن سب اس پر عیاں ہے اور چھوٹے سے بڑے عمل تک کوئی چیز اس کے محاسبے سے بچ نہیں سکتی تو ہمارے اندر ذمے داری کا شعور پیدا ہوتا ہے۔ ہم کسی چیز کو حتیٰ کہ اپنی جان کو بھی اپنی ملکیت نہیں سمجھتے اور ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ دنیا میں ہم دراصل مرضیٔ الٰہی کی تکمیل کے لئے آئے ہیں اور اصل کامیابی آخرت ہی کی کامیابی ہے، کیوں کہ یہ زندگی فانی ہے اور وہ زندگی جو اس کے بعد آئے گی باقی رہنے والی ہے، لیکن یہ صفات کسی کمزور ایمان کے نتیجے میں نہیں پیدا ہوں گی، بلکہ یقینِ محکم کے فیضان سے پیدا ہوں گی۔ اسی لئے قرآن پاک نے آخرت کے سلسلے میں مومنوں کی صفت اس طرح بیان کی:

ترجمہ: ''آخرت کا معمولی اعتقاد اور سرسری تصور مطلوب نہیں بلکہ یقینِ کامل مطلوب ہے۔ ایسا یقین جیسے انسان اپنی آنکھوں سے روزِ جزا اور اس کے مناظر کو دیکھ رہا ہو۔ اس یقین کے بغیر اس میں نہ خدا ترسی پیدا ہوگی، نہ تقویٰ ہوگا اور نہ اخلاق و اعمال میں درستی آئے گی۔ اس لئے آخرت کے ذکر کے ساتھ یومنون کے بجائے یوقنون کا لفظ استعمال فرمایا گیا ہے۔

جہاں کہیں ہمارے عمل میں کوئی خامی یا اخلاق میں کوئی کوتاہی نظر آئے تو اس کے اسباب کی جستجو کے لئے دور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں اپنے ایمان کا جائزہ لے لینا چاہئے کہ کہیں اس میں کوئی کمزوری تو نہیں آ گئی ہے؟ ایسا تو نہیں ہے کہ ہمیں توحید و رسالت اور آخرت پر پختہ یقین نہیں رہ گیا ہے۔

☆☆☆☆

پاک جمہوریت کے قارئین سے التماس

جو خواتین و حضرات ہمیں اپنے مضامین شائع کرنے کے لئے بھجوانا چاہتے ہیں ان سے گذارش ہے کہ ماہنامہ ''پاک جمہوریت'' کے لئے جو پوسٹ بکس نمبر پوسٹ آفس سے لیا گیا تھا وہ بعض وجوہ کی بناء پر ختم ہو چکا ہے۔ اب پوسٹ بکس نمبر کی معرفت بھیجی جانے والی ڈاک ہمیں موصول نہیں ہوتی۔ لہٰذا اب رسالہ کے نام کی ڈاک مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجی جائے۔

ماہنامہ پاک جمہوریت
ریجنل پبلی کیشنز آفس
32-A حبیب اللہ روڈ لاہور

علامہ اقبال اور تصورِ مردِ مومن

رشید احمد رشید

علامہ اقبال بیسویں صدی کے ان عظیم مفکرین میں سے ہیں جنہیں اسلامی دنیا کے اتحاد و یگانگت اور ملت اسلامیہ کے حقیقی دردمند ہونے کا قابلِ قدر شرف حاصل ہے بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ علامہ مرحوم اپنے دور کے تمام مصلحین اور مفکرین سے اپنے منفرد اعتبار سے بہت آگے نکل گئے ہیں تو قطعی مبالغہ نہ ہوگا۔ یوں تو اقبال کے افکار میں بہت سے موضوعات ایسے ہیں جن پر پوری پوری کتابیں لکھی جاسکتی ہیں اور اقبال کے افکار و نظریات کے معروف موضوعات میں اقبال کا تصورِ خودی، اقبال کا نظریۂ آزادی، اقبال کا تصورِ سیاست، اقبال کا تصورِ عشق، اقبال کا نظریۂ اتحاد عالم، اقبال کا نظریۂ من وتو، اقبال کا فلسفہ اور اقبالیات کے علاوہ اقبال کا مردِ مومن بھی ایک اہم موضوع ہے۔ جس پر غور کرنے سے پہلے ہمیں اقبال کے ابتدائی حالات، ان کی ذاتی کیفیات اور ان کے نسبی مقام کی طرف دھیان کرنا ہوگا۔ اس غور و فکر کے دوران ہمیں یہ بات ضرور مدنظر رکھنا ہوگی کہ علامہ مرحوم نے تصوف سے بھرپور ماحول میں پرورش پائی۔ ان کے والدین کٹر قسم کے مسلمان اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ ان کی خصوصی تربیت کی گہری اور انمٹ چھاپ علامہ کی تمام تر زندگی پر بہت صاف دکھائی دیتی ہے اور اس کا بارہا اعتراف خود ان کی زبان سے اس پر شاہد ہے کہ شاعر مشرق کامل اسلامی ذہن کے مالک اور جذبۂ دینی سے سرشار تھے۔ ابتدا ہی سے میر حسن جیسے استاد ملے بلکہ یوں کہنا مناسب ہوگا کہ مولوی میر حسن نے خود اس گوہر نایاب کو دیکھا اور اسے اپنی شاگردی میں بلایا۔ اس سے ان کی جوہر شناسی کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ثابت ہے بلکہ فطری طور پر اس جوہر مراد سے ان کی شفقت و محبت عام شاگردوں سے یقیناً کئی گنا زیادہ ہوگی جسے انہوں نے خود دوسرے مکتب سے اپنے ہاں بلوایا تھا۔ اس شفقت و محبت کا دوسری طرف بھی یہ حال رہا کہ شاگردِ رشید نے آخر دم تک استاد محترم کو عظمت کا مینار سمجھا اور "سر" کا خطاب بھی اس شرط پر قبول کیا کہ پہلے ان کے استادِ گرامی کو "شمس العلماء" کا خطاب دیا جائے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اقبال نے ایسے ماحول میں پرورش پائی کہ توحید پر کامل ایمان، دین فطرت کی صداقت کا یقین، رسالت مآبؐ سے عشق اور اسلامی اقدار کا احیاء ان کی گھٹی میں شامل تھا، یہی وجہ ہے کہ جب آپ قرآن کی تلاوت فرماتے تو آنسوؤں کا سیلاب نہ تھمتا تھا۔ جب محفل میں نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر چلتا تو غیر ارادی طور پر آنکھیں پرنم ہو جاتیں اور وجدان کی ایسی کیفیت طاری ہوتی کہ ہر حرکت سے عشقِ رسولؐ چھلکتا نظر آتا۔

اقبال اپنے دوستوں کی محفلوں

وزیراعظم شوکت عزیز پی اے ایف اکیڈمی رسالپور میں جائنٹ چیف آف سٹاف کمیٹی ٹرافی کیڈٹ احسان ظفر کو دے رہے ہیں۔
26اپریل 2005ء

وزیراعظم شوکت عزیز کرکٹ ہاؤس فیصل آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں۔
15اپریل 2005ء

وزیراعظم شوکت عزیز پی اے ایف اکیڈمی رسالپور میں خواتین کیڈٹ کے ہمراہ
26اپریل 2005ء

وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات شیخ رشید احمد وزارت اطلاعات ونشریات کے سینئر افسران کے
ہمراہ افغانستان کے صحافیوں کے وفد سے ملاقات کر رہے ہیں۔ 16 اپریل 2005ء

وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات شیخ رشید احمد موسم بہار کے
پھولوں کی نمائش دیکھ رہے ہیں۔ 19 اپریل 2005ء

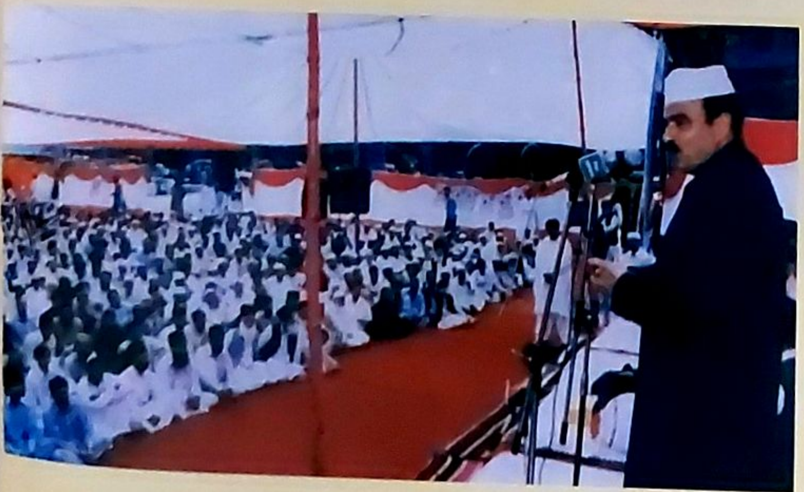

وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات شیخ رشید احمد شادباغ لاہور میں ایک
مذہبی اجتماع سے خطاب کر رہے ہیں۔ 27 مارچ 2005ء

میں فرمایا کرتے کہ کہیں میری عمر رسالت مآبؐ کی عمر سے تجاوز نہ کر جائے' گڑگڑا کر دعا کی کہ باری تعالیٰ مجھے تریسٹھ برس سے پہلے اٹھا لینا اور خدا نے ان کی یہ دعا قبول فرمائی۔ کیا ہم اسے عشقِ رسولؐ کی ادنیٰ مثالوں میں شمار نہیں کر سکتے؟ علامہ کے دل میں پیارے حبیبؐ کے لئے جذبۂ محبت کا یہ عالم بھی قابل قدر ہے جو ان کی درج ذیل رباعی سے عیاں ہے:

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روزِ محشر عذرہائے من پذیر
گر تو می بینی حسابم ناگزیر!
از نگاہِ مصطفیٰؐ پنہاں بگیر!

ایسے سچے مسلمان اور عاشق رسولؐ سے یہ گمان کرنا کہ اس کا تصورِ مردِ مومن غیر اسلامی نظریات سے منقول یا ماخوذ ہے' قرینِ انصاف نہ ہوگا' رہا ان کے مطالعے کا معاملہ تو یہ بات بہر طور تسلیم ہے کہ وہ بہت وسیع مطالعے کے حامل انسان تھے انہوں نے صرف نطشے ہی نہیں' برگساں' ہرڈر' آئن سٹائن روکرٹ اور بہت سے مفکرین کا مطالعہ کیا اور جہاں تک مطالعے کے اثرات کا تعلق ہے تو اس سے یکسر انکار کرنا بھی اقبال کی شان میں گستاخی ہوگی۔ علامہ نے دنیا بھر کی کتب کے مطالعے کیے اور جہاں سے کوئی خوبی ملی اسے ضرور سراہا اور اس کا اثر بھی لیا یہاں تک کہ نانک کے بارے میں فرمایا:

نانک نے جس زمیں میں وحدت کا گیت گایا

اسی طرح بھرتری ہری کے اس شعر کو اپنی کتاب میں بطور انڈیکس شامل کر کے اس کی فنی صلاحیت کا منصفانہ اعتراف فرمایا:

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

اب ہم کلام اقبال میں سے چند شعروں کا مطالعہ کرتے ہیں اور ان پر غور و فکر کرتے ہیں تاکہ علامہ اقبال کے مردِ مومن کے مطلوبہ معیار اور محاسن کا جائزہ لیا جا سکے کہ اسی طرح ہمیں ایک منصفانہ رائے قائم کرنے میں آسانی رہے گی کہ اقبال جس مردِ مومن کی تمنا کرتے یا اس کی تلاش کے متلاشی تھے وہ عین اسلامی نظریہ یعنی قرآنی تعلیمات کا حامل ہے یا کسی مغربی مفکر کے تابع ہے؟

اقبال فرماتے ہیں:

جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفاں

اور

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

مذکورہ بالا دونوں شعر قرآن پاک کی اس آیت کا مفہوم واضح کرتے ہیں جس کا ترجمہ ہے:

''کفار کے مقابلے میں بہت شدید اور آپس میں رحم کرنے والے ہیں۔''

اسی مفہوم کو علامہ نے ایک اور مقام پر یوں واضح فرمایا:

گزر جا بن کے سیلِ تند رو کوہ و بیاباں سے
گلستاں راہ میں آئے تو جوئے نغمہ خواں ہو جا

اسی طرح کافر و مومن کو اس فرق کے ساتھ عین قرآنی تعلیمات کی روشنی میں واضح کیا۔

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق

اور

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

کیا ہم ان اشعار کی شرح میں غزوات بدر و اُحد کے حوالے دیں جب مسلمان تعداد میں بھی کم تھے اور مجاہدین اسلام کے پاس سامان حرب بھی نہ ہونے کے برابر تھا تو کیا ہم حق بجانب نہ ہوں گے

اور اگر یہ درست ہے تو میرے خیال میں نطشے یا برگسان کے حوالے سے افکارِ اقبال کو جانچنا انصاف کے منافی ہوگا کیونکہ اقبال کا مردِ مومن تو کچھ یوں ہے:

کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زورِ بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

اقبال ترجمانِ حقیقت ہیں اور سربستہ رازوں کو اس انداز سے منظرِ عام پر لاتے ہیں کہ سادگی سے وہ سب کچھ کہہ جاتے ہیں جو عین صداقت ہوتا ہے اور لگتا ہے ہم سب یہ بات محسوس تو کرتے ہیں صرف ہمیں گویائی کی جرأت نہیں ہوتی نہ سلیقہ آتا ہے۔

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

اس شعر کی تفہیم کے لئے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے اس فرمان پر غور کریں:

"آپؐ کے اخلاق قرآن پاک کا عملی نمونہ تھے۔"

تو شعر کی حقیقت کھل جاتی ہے اور اقبال کا مردِ مومن بھی واضح طور پر نظر آنے لگتا ہے۔ خداوند نے خود مردِ مومن کو اپنا خلیفہ (نائب) فرمایا ہے اور نیابتِ الٰہی کا تقاضا یہ ہے کہ مردِ مومن خدائی صفات کا حامل ہو۔ اقبال نے فرمایا:

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلماں

ڈاکٹر اقبال جس مردِ مومن کو اپنا مقصود کہتے ہیں وہ "فوق البشر" نہیں واضح اور اٹل معنوں میں "سید البشر" ہے یا پھر اس بات کو ان لفظوں میں کہا جا سکتا ہے کہ رسولِ عربی کا حقیقی پیروکار اقبال کا مردِ مومن ہے۔ فرمان خداوندی ہے جس کا ترجمہ ہے:

ترجمہ: "کہہ دیجئے اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تم سے محبت کرے تو میری اطاعت کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا"

اور

ترجمہ: "جس نے رسولؐ کی اطاعت کی پس اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

دیگر خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ اقبال کے ہاں مردِ مومن کی سچی تصویریں ہیں اور یہ ایسے حقیقی پیکر ہیں جو اطاعتِ رسولؐ کے ساتھ حبِ رسولؐ سے سرشار تھے۔ مردِ مومن خواہ صدیق اکبرؓ ہو، فاروق اعظمؓ ہو، بلال حبشیؓ ہو، زید بن حارثؓ ہو، طلحہ بن عبید اللہؓ ہو، عثمانؓ ذوالنورین ہو، علی المرتضیٰؓ ہو یا زبیرؓ بن عوام عشقِ رسول بھی اطاعتِ رسولؐ کی شرط ہے کیونکہ خود رسالت مآبؐ کے فرمان سے ثابت ہے کہ والدین، اولاد اور تمام انسانوں سے بڑھ کر نبی سے محبت کرنا ہی ایمان کی نشانی ہے۔

علامہ مرحوم اپنے مومن میں جن خوبیوں کا وجود چاہتے ہیں وہ سب قرآن وسنت کی روشنی سے ماخوذ ہیں۔

ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

کیا یہ شعر اس فرمان الٰہی کا واضح ترجمہ نہیں؟

ترجمہ: "اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو۔"

بات مردِ مومن کی خوبیوں کی ہو رہی تھی بقول شاعرِ مشرق:

آج بھی ہو جو براہیمؑ کا ایماں پیدا
آگ کرسکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

اور فرمایا:

جو کرنی ہے جہانگیری محمدؐ کی غلامی کر
عرب کا تاج سر پر رکھ خداوندِ عجم ہو جا

تو گویا اقبال ایمان ابراہیمی، عشق صادق اور غلامی محمد کو پسند فرماتے اور ان کے ارتقا [اور] نفاذ کے خواہاں ہیں۔ پروفیسر یوسف چشتی فرماتے ہیں:

"کلام اقبال کا ماخذ و منبع اور محور قرآن [حکیم] ہے اس لئے پہلے قرآن کو پڑھیے اور پھر اقبال کے کلام سے لطف اور فیض حاصل کیجئے۔"

یہی وجہ ہے کہ جب علامہ سے سوال کیا گیا کہ آپ نے مذہب، اقتصادیات، سیاسیات، تاریخ اور فلسفہ پر سب سے زیادہ بلند پایہ کتاب کس کو پایا تو آپ نے برجستہ جواب دیا "قرآن حکیم"

دعا ہے خداوند ہمیں کلام اقبال کو کلام الٰہی سے مطابقت و ہم آہنگی پیدا کر کے سمجھنے کی توفیق اور ذہن عطا فرمائے تاکہ نوجوان طبقہ میں مردانہ اور مومنانہ خوبیوں کی جڑیں مضبوط سے مضبوط تر ہو سکیں۔

(آمین)

☆☆☆☆

قارئین کے لئے

ادارہ قارئین کو دعوت دیتا ہے کہ وہ سماجی، تعلیمی مذہبی اور انسانی دلچسپی کے مختلف موضوعات کے تحت ہمیں اپنی تحریریں ارسال کریں۔ ہم ان کو بڑی خوشی سے شائع کریں گے۔ جس شمارے میں کسی کی کوئی تحریر شائع ہو گی وہ شمارہ انہیں اعزازی طور پر بھیجا جائے گا۔ تحریر کے سلسلہ میں گذارش ہے کہ کسی قسم کے اختلافی مسائل میں الجھے بغیر سادہ اور آسان زبان اختیار کی جائے۔ کچھ منتخب تحریروں پر مصنفین کو مناسب اعزازیہ بھی دیا [جائے] گا۔

گفتارِ خیالی

مینارِ پاکستان

ہوئی اُفق سے نمودار ایک کرن
کہ جس کی ضو سے منوّر ہوئے زمان و مکاں
طلسمِ ظلمتِ ایّام ہو گیا مصلوب
گھروں میں پھر سے جلے عشرتِ نظر کے چراغ
عبیر و عود سے مہکے جنوں زدوں کے دماغ
ہُوا ہے جس کی صباحت سے مفتخر انسان
اُسی کرن کا لقب ہے مینارِ پاکستان
حدِ شعور یہ فیضانِ روشنی اس کا
دلیل گویا شہیدانِ پاک کے خُوں کی
مشامِ روح مہکتا ہے جس کی خوشبو سے
یہ وہ ستوں ہے کشتِ حریمِ ملّت پر
کہ جس کے حسن کا غازہ ہے خوں شہیدوں کا
وفا شعار سپوتوں کے دل کی دھڑکن کا
حیات سایہ ہے اس مرمرِ مجسم کا
ثبوت زندہ ہے غیرت کے اسمِ اعظم کا
کرے گا گوش ہر ادوار اس سے اندازہ
سکوتِ روزِ قیامت سے بھی ہے نا ممکن
صدائے امر کو نہی خصال کرے
مینارِ عظمت ملتِ نشاں کی عصمت کو
نہیں مجال کسی کی کہ پائمال کرے

یونس صابر

امن اور جمہوریت

ا سے امن اور ج سے جنگ
جنگ سے کام بگڑ جاتے ہیں
جاتے ہیں وہ لڑنے مرنے دُور دیس میں جا کر
جا کر وہ قیدی یا زخمی جب آتے ہیں واپس
واپس آ کر سوچیں ہم نے کیا کھویا، کیا پایا

☆☆

م سے محنت کش اور وہ باہمت لوگ
لوگ محبت کرنے والے جن کے دم سے ہے آباد ہماری بستی
بستی، بستے بستے بن جاتی ہے شہر
شہر سے ملک اور ملکوں سے براعظم پھر دنیا
دنیا میں کیا ہم اچھے شہری، ہمدرد پڑوسی ہیں

☆☆

ن نُور جو تاریکی کا دشمن ہے
دشمن ہے وہ جو پھیلائے افواہیں اور نفرت
نفرت، صوبائی عصبیت، دہشت گردی توبہ!
توبہ میں بخشش ہے اس کا بند نہیں دروازہ
دروازہ ایمان، امید، محبت سے کھلتا ہے

☆☆

ہر مذہب نے درس رواداری کا دیا ہمیشہ
ٹھنڈے دل سے سوچیں تو ذہنوں کے تنگ دریچے
خود ہی کھلتے جائیں گے یہ بات نہیں انہونی

وزیراعظم پاکستان کی رابطہ عوام مہم......قومی یگانگت کا مفاد

سیدانوار غالب

وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب شوکت عزیز نے قومی یکجہتی، ہم آہنگی، اتحاد، اخوت اور یگانگت کے فروغ کو فعال اور ٹھوس شکل دینے اور ملک کے اندر سیاسی استحکام نیز مروجہ جمہوری نظام کے چلن کو تحفظ اور ترقی کا خودکار، فطری اور منطقی تسلسل دینے کے لئے، وفاق اور صوبوں کے درمیان بہتر تعلقات ہائے کار کو یقینی بنانے کے لئے سخت محنت، دلچسپی اور بے بدل انتظامی مہارت کا شاندار مظاہرہ کیا ہے۔

وزیراعظم نے براہ راست مکالمہ کرنے اور حالات سے آگاہ ہو کر مسائل و مشکلات کا حل ڈھونڈنے کے لئے رابطہ عوام مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس سلسلے میں وزیراعظم نے سینیٹروں، ممبران قومی و صوبائی اسمبلی کے علاوہ بلدیاتی نمائندوں اور عہدے داروں سے بھی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ حکمران جماعت پاکستان مسلم لیگ (قائداعظم گروپ) کی وفاقی اور صوبائی پارلیمانی پارٹیوں کے ممبران سے ڈویژن اور ضلع کی سطح پر ملاقاتوں کے سلسلے میں انہوں نے لاہور میں 3 مارچ کو صوبہ پنجاب سے تعلق رکھنے والے عوامی نمائندوں اور وفاقی نیز صوبائی قانون سازوں سے ایک ساتھ ملاقات کر کے ملک گیر رابطہ عوام مہم کے سلسلے کو آگے بڑھایا ہے۔ پاکستان مسلم لیگ کے مرکزی صدر اور سابق وزیراعظم چوہدری شجاعت حسین بھی ان کے ہمراہ تھے۔ صوبہ پنجاب کے وزیراعلیٰ چوہدری پرویز الٰہی کی ملک سے غیر حاضری کے دوران سینئر صوبائی وزیر راجہ محمد بشارت نے ان کی نمائندگی کی۔

وزیر اعظم پاکستان نے صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان جنرل پرویز مشرف کے آئینی، قانونی، جمہوری اور سیاسی انتخابی کالج کے اراکین بلدیاتی کونسلروں اور حکمران پارٹی پاکستان مسلم لیگ کے ضلعی اور ڈویژنل عہدے داروں کے ہمراہ ایک ساتھ غیر رسمی ملاقات میں عوام کو درپیش مشکلات کے بارے میں براہ راست تبادلۂ خیال کے دوران کماحقہٗ آگاہی حاصل کی اور وفاقی حکومت کی طرف سے مناسب اور ضروری اقدامات اٹھانے کا یقین دلایا۔

وزیراعظم نے عوامی نمائندوں کو اقتدار میں عملی شرکت کا احساس دلانے کے لئے ان سے براہ راست دل کی باتیں کیں اور عوامی نمائندوں کے من موہ لئے۔ وزیراعظم مشترکہ اور باہمی دلچسپی کے معاملات پر عوامی نمائندوں اور قانون سازوں سے قریبی رابطہ پہلے ہی رکھے ہوئے ہیں اور اس نظام کو مستحکم کرنے کے لئے یہ سلسلہ آگے بڑھانا ان کی ترجیحات میں شامل ہے۔ چاروں صوبوں میں بین الصوبائی رابطے کا مؤثر نظام موجود ہے۔ قومی سلامتی کے دائرہ کار میں اس حوالے سے کافی عمدہ پیش

رفت ہوئی ہے اور ابھی یہ سلسلہ فزوں تر ہے۔ آئندہ بجٹ سے قبل وزیراعظم کی یہ ملک گیر مشاورتی رابطہ عوام مہم مثبت تعمیری اور صحت مندانہ جمہوری روایت ہے جس کے مفید اثرات برآمد ہوں گے۔ وزیراعظم کی صدر پاکستان سے مثالی مفاہمت اور ہم آہنگی ہے، گورنروں اور صوبائی حکومتوں سے بھی ان کے تعلقات میں ہم آہنگی اور معاونت کا رنگ غالب ہے۔ امن عامہ اور عمدہ طرز حکمرانی کے ساتھ ساتھ اچھی قانون سازی کو اس رابطہ عوام مہم سے ضرور فروغ ملے گا۔

☆☆☆☆

ارشادِ قائد

آپ کسی سیاسی جماعت یا سیاست دان کے دباؤ میں نہ آئیں۔ اگر آپ پاکستان کا وقار اور عظمت بڑھانا چاہتے ہیں تو کسی جھجھک کے بغیر اور بلا خوف و خطر دیانت داری سے ملک اور عوام کی خدمت کرتے رہیں۔ حکومتیں بنتی اور ٹوٹتی رہتی ہیں۔ وزراء اور وزرائے اعظم آتے جاتے رہتے ہیں لیکن آپ بدستور اپنے عہدوں پر قائم ہوتے ہیں۔ اسی لئے آپ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

آپ کا کام آئینی طور پر برسر اقتدار حکومت کی مدد وفاداری سے کرنا ہے اور اپنے اعلیٰ کردار ذیانت اور وقار کو بھی قائم رکھنا ہے۔

(سول افسران سے قائداعظم کا خطاب: پشاور ۱۴-اپریل ۱۹۴۸ء)

پنجاب میں مقامی نظام حکومت

مقامی حکومت میں منتخب ادارے انتظامی اور ریگولیٹری اختیارات کے تحت مقامی علاقوں کا نظام چلاتے ہیں۔اس مقصد کے لئے مقامی حکومتیں اپنے بائی لاز بنانے میں مکمل طور پر بااختیار ہوتی ہیں۔

پاکستان میں مقامی نظامِ حکومت کی تاریخ انیسویں اور بیسویں صدیوں پر محیط ہے۔پاکستان کے اکثر علاقوں میں مقامی نظامِ حکومت ورثہ میں ملا ہے جو برطانوی سامراجی حکومت نے مختلف قوانین کے ذریعے وضع کیا تھا۔''مونٹیگ چیمز فورڈ اصلاحات'' کے تحت میونسپل ادارے اور ضلعی بورڈوں کو دوبارہ تشکیل دیا گیا اور میونسپل خدمات کی فراہمی کو قانونی شکل دی گئی۔ 1947ء سے لے کر 1959ء تک مقامی حکومتیں اسی طرز پر کام کرتی رہیں، تاہم ب ویلج پنچائیت ایکٹ 1945ء اور سٹی ورکارپوریشن ایکٹ 1941ء پاس کئے گئے۔اول الذکر صدیوں پرانے پنچائتی نظام کی ایک شکل تھا جو آج تک مقامی (دیہی) سطح پر جھگڑوں کے حل میں نہایت موثر رہا ہے جبکہ مؤخر الذکر شہری علاقوں میں بنیادی ضروریات فراہم کرتا تھا۔

پاکستان میں مقامی نظامِ حکومت میں اہم تبدیلی 1958ء میں بنیادی جمہوری آرڈر کی شکل میں رونما ہوئی، جس کے تحت بلدیاتی اداروں کو سیاسی اور شہری علاقوں میں واضح حد بندی کی گئی۔ایک سہ سطحی نظام وضع کیا گیا جو دیہی علاقوں میں یونین کونسلوں، میونسپل کمیٹیوں اور میونسپل کارپوریشنوں پر مشتمل تھا۔

بنیادی جمہوریت کے نظام کے تحت لوکل کونسلوں کے ممبران کو قومی اور صوبائی اسمبلیوں اور صدر پاکستان کے انتخاب کے لئے ''انتخابی حلقہ'' قرار دیا گیا۔سیاسی کردار کی وجہ سے یہ ادارے سیاسی معاملات میں زیادہ ملوث رہے۔بیوروکریسی کے کنٹرول کی وجہ سے یہ ادارے سیاسی کھلونا بنے رہے۔جس کے نتیجہ میں بنیادی جمہوریت جڑیں نہ پکڑ سکی اور حکومت کی تبدیلی کے بعد یہ ادارے ختم ہوگئے۔

لوگوں کی ضروریات کے پیشِ نظر اور سماجی، معاشی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 1979ء کے تحت نیا نظام متعارف کرایا گیا۔نئے قانون کے تحت نئے بلدیاتی اداروں کو ٹیکسوں کا نفاذ، بجٹ اور سالانہ ترقیاتی پلان کی تشکیل اور منظوری سمیت وسیع اختیارات دیئے گئے۔تاہم اس نظام سے بھی مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہوئے کیونکہ نچلی سطح پر گورننس اور ترقیاتی معاملات حل نہیں ہوئے۔

گڈ گورننس اور مقامی نظامِ حکومت کی خامیوں کو دور کرنے کے لئے پنجاب

لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001ء کے تحت 14 اگست 2001ء سے "اختیارات کی منتقلی" کا پلان نافذ کیا گیا۔

نئے مقامی نظام حکومت میں بلدیاتی اداروں کو نچلی سطح پر بااختیار اور ذمہ دار بنایا گیا۔ یہ نظام پانچ نکات پر مشتمل ہے۔ ضلعی سطح پر سیاسی اختیارات کی منتقلی، انتظامی اختیارات کی مرکزیت کا خاتمہ، مینجمنٹ فنکشنز کی مرکزیت کا خاتمہ، اختیارات اور اتھارٹی کا پھیلاؤ اور وسائل کی تقسیم۔ یہ نظام اس طریقہ سے وضع کیا گیا ہے کہ لوگوں کے جائز مفادات اور ان کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ نیا نظام ایک ایسا سازگار ماحول فراہم کرے گا جس میں عوام علاقہ کی فلاح و بہبود کے کاموں میں شرکت کر سکتے ہیں اور اپنی قسمت کے خود مالک بن سکتے ہیں۔

صوبائی سطح پر مقامی حکومتیں درج ذیل تین سطحوں پر مشتمل ہیں۔

☆ضلعی حکومتیں/ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ 34

☆تحصیل/ ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشنز 122

☆یونین کونسل ایڈمنسٹریشنز 3435

نئے مقامی حکومتوں کے نظام کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں۔

☆ خواتین کی نمائندگی میں اضافہ

☆ یونین کونسل، تحصیل اور ضلع کے مابین سیاسی رابطہ

☆ شہری اور دیہی تقسیم کا خاتمہ

☆ مالی اور انتظامی خودمختاری

☆ مقامی حکومتوں کی تشکیل

مقامی حکومتیں ضلع، تحصیل اور یونین کونسل کی سطح پر تشکیل دی گئی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک ناظم، نائب ناظم، منتخب باڈی اور انتظامی ڈھانچے پر مشتمل ہے۔ علاقہ کی ترقی میں عوام کی زیادہ تر شرکت یقینی بنانے کے لئے ویلیج کونسلز اور سٹیزن کمیونٹی بورڈز جیسے بنیادی ادارے متعارف کرائے گئے ہیں۔ اس سکیم کے تحت شہری اور ان کے منتخب نمائندے ہر سطح پر حکومت کی کارکردگی اور خدمات کی فراہمی کی مانیٹرنگ کر سکتے ہیں۔

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ/ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ضلع ناظم اور ضلعی ایڈمنسٹریشن پر مشتمل ہے۔ ضلع ناظم ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا سربراہ ہے۔ ڈسٹرکٹ کوآرڈی نیشن آفیسر ضلعی انتظامیہ کا رابطہ افسر ہے۔ ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسرز ڈسٹرکٹ کوآرڈی نیشن، زراعت، کمیونٹی ڈویلپمنٹ، ڈویلپمنٹ، ایجوکیشن، فنانس اینڈ پلاننگ، ہیلتھ، انفارمیشن ٹیکنالوجی، لاء، لٹریسی، ریونیو اور ورکس سروسز پر مشتمل ضلعی دفاتر کے گروپ کا سربراہ ہے۔

ضلعی کونسل، ضلع میں تمام یونین ناظمین اور مخصوص نشستوں پر منتخب ممبران پر مشتمل ہے۔ ضلع کونسل کے نائب ضلع ناظم کے ماتحت ایک سیکرٹریٹ ہے جو اس کے کنوینز ہیں۔ ضلع کونسل پر لازم ہے کہ ہر ماہ کم از کم ایک دفعہ اس کا اجلاس ہو اور سال میں کم از کم پچاس دن اجلاس ہونے چاہئیں۔ ضلع کونسل کے اہم امور درج ذیل ہیں۔

☆ بائی لاز کی منظوری

☆ ضلعی حکومت سے متعلقہ مقامی ٹیکسوں کی منظوری

☆ ترقیاتی منصوبوں کی منظوری

☆ سالانہ بجٹ کی منظوری

☆ مانیٹرنگ کمیٹیوں کا انتخاب

☆ ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن کے لئے ضلع کونسل کے ارکان کا انتخاب اور

☆ ضلعی اکاؤنٹس کمیٹیوں کی آڈٹ رپورٹوں کا جائزہ۔

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں ضلع کونسل کے بعض اضافی امور میں درج ذیل ترقیاتی اور انتظامی خدمات شامل ہیں۔

☆ واٹرسورس ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ، سٹوریج، ٹریٹمنٹ پلانٹس اور مائیکرو ڈسٹری بیوشن۔

☆ سیوریج ٹرشری اینڈ سیکنڈری نیٹ ورک، ٹریٹمنٹ پلانٹس اور ڈسپوزل

☆ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ، ٹریٹمنٹ اینڈ ڈسپوزل بشمول لینڈفل سائٹس اور ری سائیکلنگ پلانٹس۔

☆ اربن ڈیزائن اینڈ اربن رینیول پروگرام، بلڈنگ رولز اور پلاننگ سٹینڈرڈ کا نفاذ اور

☆ پارکس، جنگلات، کھیلوں کے میدان، کھیلیں اور دیگر تفریحی سہولیات

ضلعی گورنمنٹ کے دائرہ کار درج ذیل ہیں۔

☆ ضلعی حکومت کے اندر حکومت کی عمومی پالیسی کے مطابق اختیارات استعمال کرے گی اور

☆ ضلعی حکومت اس آرڈر کے تحت دیئے گئے اختیارات کے اندر رہتے ہوئے نظام کی بہتری اور خدمات کی فراہمی کے سلسلہ میں حکومت جوابدہ ہوگی۔

تحصیل/ ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن

تحصیل/ ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن ایک کارپوریٹ ادارہ ہے اور تحصیل/ ٹاؤن ناظم، تحصیل/ ٹاؤن میونسپل آفیسر، تحصیل/ ٹاؤن آفیسرز، چیف آفیسرز اور دیگر اہلکاروں پر مشتمل ہے۔

تحصیل/ ٹاؤن کونسلیں، ٹاؤن کی یونین کونسلوں کے تمام نائب ناظمین اور مخصوص نشستوں کے ارکان پر مشتمل ہے۔

تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کے اہم امور درج ذیل ہیں۔

☆ میونسپل لاز، رولز اور بائی لاز کا نفاذ

☆ ترقیاتی پلان کی مینجمنٹ اور اس پر عمل درآمد

☆ یونین کونسلوں کے تعاون سے زمین کا استعمال زون بنانے اور خصوصی منصوبوں کی تیاری۔

☆ اشتہارات کو باقاعدہ بنانا

☆ میونسپل انفراسٹرکچر اور خدمات کی فراہمی بشمول

☆ واٹر سپلائی، سیوریج، ڈسپوزل، ڈبلیو مینجمنٹ، سڑکوں اور گلیوں کی دیکھ بھال، سٹریٹ لائٹ، فائر لائٹ، پارکس اور کھیلوں کے میدان

تحصیل کونسل کے دائرہ کار اور اختیارات درج ذیل ہیں۔

☆ سیکنڈ شیڈول کے پارٹ III میں مقررہ کردہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کی جانب سے تجویز کردہ ٹیکسوں، سیس ریٹس، رینٹ فیس، یوزر چارجز، ٹال ٹیکس، جرمانے اور پنالٹی کی منظوری

☆ میونسپل سروسز کی فراہمی کے لئے بائی لاز کی منظوری

☆ طویل اور مختصر مدتی ترقیاتی منصوبوں کی منظوری اور

☆ زمین کا استعمال، زون بنانے اور تحصیل کی ترقی کے لئے ماسٹر پلان اور مینٹیننس پروگرام یا تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کے تجویز کردہ منصوبوں کی منظوری

یونین کونسل ایڈمنسٹریشن

☆ یونین کونسل ایڈمنسٹریشن ایک کارپوریٹ ادارہ ہے جو یونین ناظم، نائب یونین ناظم اور یونین سیکرٹریٹ پر مشتمل ہوتا

ہے۔ یہ درج ذیل 21 افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔

1- خواتین کی چار مخصوص نشستوں سمیت عام نشستوں پر منتخب 12 مسلم ممبران

2- خواتین کی دو منتخب نشستوں سمیت کسانوں اور کارکنوں کی مخصوص نشستوں پر منتخب 6 افراد

3- اقلیتی نشست پر منتخب ایک رکن

4- مشترکہ امیدوار کے طور پر منتخب یونین ناظم اور نائب یونین ناظم

(اب نئے متوقع انتخابات میں ان نشستوں کی تعداد کم کرنا زیر غور ہے۔)

یونین کونسل انتظامیہ کے ذمے اہم امور درج ذیل ہیں۔

☆ سماجی و معاشرتی سروے کے لئے شماریاتی اطلاعات جمع کرنا اور ان کا ریکارڈ رکھنا۔

☆ خدمات کی فراہمی میں نقائص کی نشاندہی کرنا اور انہیں بہتر بنانے کے لئے تحصیل میونسپل انتظامیہ کو سفارشات پیش کرنا۔

☆ پیدائش، اموات اور شادیوں کا اندراج کرنا اور اس ضمن میں اسناد جاری کرنا۔

☆ یونین کونسل کو سیکنڈ شیڈول میں دیئے گئے ریٹس اور فیسز عائد کرنے کے لئے تجاویز دینا اور یونین کونسل میں ان ریٹس اور فیسوں کو جمع کرنا۔

☆ عوام کے لئے کنوؤں، نلکوں، تالابوں اور جوہڑوں سمیت پانی کے وسائل کی فراہمی اور ان کی دیکھ بھال

☆ تحصیل میونسپل انتظامیہ کے ساتھ باہمی معاہدے کے ذریعے گلیوں، عوامی راستوں اور پبلک مقامات پر روشنی کا انتظام کرنا اور

☆ چراگاہوں کو باقاعدہ بنانا۔

یونین کونسل کے اہم امور درج ذیل ہیں۔

☆ یونین کونسل کے سالانہ ترقیاتی منصوبے اور بجٹ تجاویز کی منظوری

☆ سیکنڈ شیڈول کے پارٹ پانچ (5) میں دی گئی خدمات کے لئے یونین کونسل کے تجویز کردہ ریٹس اور فیسوں کی منظوری

☆ سیٹزن کمیونٹی بورڈوں کی تشکیل اور کارگزاری کے لئے سہولت پیدا کرنا۔

☆ محاصل کی وصولیوں کی بہتری اور غربت کے خاتمے کے لئے کوآپریٹوز کی تشکیل میں سہولت پیدا کرنا اور

☆ راستوں، گلیوں، زمین دوز ڈرینز، پلوں، عوامی عمارات کی تعمیر و مرمت، نہروں کی بھل صفائی اور دیگر ترقیاتی کاموں کے لئے کمیونٹی کی شرکت کو یقینی بنانا۔

☆☆☆☆

وزیرِ مملکت برائے اطلاعات ونشریات انیسہ زیب طاہر خیلی اور وزیر اعظم آزاد کشمیر کے مشیر برائے اوورسیز اولڈ ہمسوک ہال انگلینڈ میں خطاب کررہے ہیں۔

وزیرِ مملکت برائے اطلاعات ونشریات انیسہ زیب طاہر خیلی پاکستان براڈ کاسٹنگ ہیڈ کوارٹر میں
ایف ایم 101 چینل کی بریفنگ کے دوران
یکم اپریل 2005ء

وزیرِ مملکت برائے اطلاعات ونشریات انیسہ زیب طاہر خیلی
کشمیری خواتین کے وفد کے ساتھ دورہ انگلینڈ میں۔

ایوانِ نمائندگان

عنیزہ احسان

مخدوم سید علی حسن گیلانی

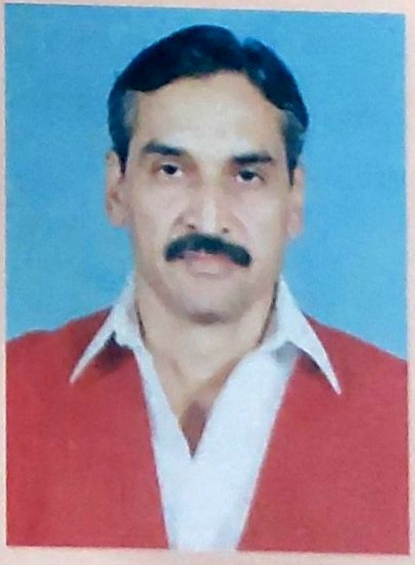

چوہدری منظور احمد

عبدالوسیم

ایوان نمائندگان

ارشاد امین

عنیزہ احسان

288 خواتین پنجاب XVI

پاکستان مسلم لیگ (ق)

عنیزہ احسان 7 اکتوبر 1976ء کو گجرات (پنجاب) میں پیدا ہوئیں۔ انہوں نے معروف تعلیمی اداروں سے ابتدائی تعلیمی مدارج طے کرنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے 1996ء میں بی کام کی ڈگری حاصل کی بعد میں اسی یونیورسٹی سے 2000ء ایم بی اے (ماسٹرز ان بزنس اکنامکس) کیا۔ وہ پیشے کے لحاظ سے بزنس ایگزیکٹو ہیں۔ ان کا تعلق ایک معروف پڑھے لکھے اور کاروباری خاندان سے ہے جس کے بیشتر افراد مختلف شعبوں میں ملک وقوم کی خوشحالی و ترقی کے لئے نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔

عنیزہ احسان نے کاروبار کے ساتھ سماجی خدمات کو اپنا مشن بنایا۔ وہ دُکھی اور مستحق لوگوں کی امداد و اعانت کے لئے ہمیشہ سے سرگرم عمل رہی ہیں۔ وہ ایسی تنظیموں اور اداروں کی معاونت بھی کرتی رہی ہیں جو ضرورت منداور نادار افراد خصوصاً خواتین کی امداد و بحالی کے لئے کام کر رہی ہیں۔ وہ 1996ء سے زینت ویلفیئر سوسائٹی کی رکن ہیں جو سماجی شعبے میں انتہائی متحرک اور فعال تنظیم کے طور پر مصروف عمل ہے اور کئی کارہائے خیر انجام دینے کا اعزاز رکھتی ہے۔ عنیزہ احسان خواتین کی فلاح و بہبود اور ترقی کو بنیادی اہمیت کا مسئلہ سمجھتی ہیں اور اس حوالے سے کافی خدمات انجام دے رہی ہیں۔

عنیزہ احسان قومی وصوبائی اسمبلیوں اور دیگر منتخب اداروں میں خواتین کو مناسب نمائندگی دینے کی زبردست حامی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں ہر فرد کو اپنے اپنے شعبے میں کام کرنے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ خواتین ہماری آبادی کے نصف سے زیادہ حصے پر مشتمل ہیں انہیں عضو معطل بنانے سے ہم ترقی یافتہ قوموں اور معاشروں کی صف میں شامل نہیں ہو سکیں گے۔ ان کا خیال ہے کہ ہمارے معاشرتی مسائل کی وجہ سے خواتین کا عام نشستوں کے ذریعے آبادی کے تناسب سے مناسب تعداد میں جمہوری اداروں کا حصہ بننا کافی مشکل تھا۔ جس کو جنرل پرویز مشرف نے خواتین کے لئے مخصوص نشستوں کی بحالی کے ذریعے اسے ممکن بنا دیا ہے۔ آہستہ آہستہ شعور کی سطح بلند ہو گی اور ہمارے ہاں جنرل سیٹوں پر خواتین کے تناسب میں اضافہ ہو سکے گا۔ ان کا مزید کہنا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں کہیں بھی عورتوں کے عملی سیاست میں آنے پر قدغن نہیں لگائی گئی۔

پاکستان مسلم لیگ (ق) نے عنیزہ احسان کو اکتوبر 2002ء کے عام انتخابات

کے موقع پر پنجاب سے قومی اسمبلی کی خواتین کے لئے مخصوص نشستوں پر اپنے امیدواروں کی فہرست میں شامل کیا۔جس پہ انہیں شاندار کامیابی نصیب ہوئی۔بطور رکن قومی اسمبلی وہ تعلیم' خارجہ امور اور خواتین کی ترقی کو اپنی ترجیحات کے شعبوں میں شامل کرتی ہیں۔وہ ان شعبوں کے حوالے سے اپنی تجاویز و آراء ایوان میں پیش کرتی رہتی ہیں۔وہ قومی اسمبلی کی مجالس قائمہ برائے داخلہ' ترقی نسواں' سماجی بہبود و خصوصی تعلیم کی رکن ہیں۔وہ برطانیہ اور دیگر ممالک کے دورے کر چکی ہیں۔وہ ینگ پارلیمینٹیرینز فورم پاکستان کی رکن ہیں۔ان کے مشاغل میں سیر و سفر' موسیقی اور مطالعہ شامل ہیں۔

☆☆☆☆

مخدوم سید علی حسن گیلانی

این اے 183 بہاولپور ا

پاکستان مسلم لیگ (ق)

مخدوم سید علی حسن گیلانی 16 ستمبر 1974ء کو پیدا ہوئے۔انہوں نے ابتدائی تعلیمی مراحل مکمل کرنے کے بعد 2002ء میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے گریجویشن کی۔وہ زراعت کے پیشے سے وابستہ ہیں۔ان کا تعلق قدیم اور تاریخی قصبے اوچ شریف کے معروف روحانی خاندان سے ہے۔اس خاندان کے بزرگوں کی کوششوں سے علاقے میں اسلام کی ترویج و اشاعت ہوئی اور ہزاروں لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔آج بھی اس خاندان کے عقیدت مندوں کی تعداد ہزاروں میں ہے اور اس خاندان کے بزرگوں کے مزار مرجع خلائق ہیں۔

مخدوم سید علی حسن گیلانی کے دادا مخدوم الملک سید شمس الدین گیلانی علاقے کے روحانی بزرگ اور ایک اہم سیاسی شخصیت تھے۔وہ صوبائی اسمبلی کے ممبر بھی منتخب ہوئے۔ان کے صاحبزادے اور مخدوم علی حسن کے چچا مخدوم زادہ سید افتخار حسین گیلانی ٹاؤن کمیٹی اوچ اور ضلع کونسل بہاولپور کے رکن رہے ہیں۔وہ مقامی مسلم لیگ کے صدر بھی رہے ہیں وہ 1997ء اور 2002ء کے عام انتخابات میں پنجاب اسمبلی کے رکن بھی منتخب ہو چکے ہیں۔اس خاندان کی ملکیت گیلانی لائبریری اور میوزیم میں قرآن مجید کے نادر و نایاب نسخے اور دیگر قیمتی کتب کا ذخیرہ عالمی سطح پر شہرت رکھتا ہے۔یہاں پر اسلام کی برگزیدہ ہستیوں سے منسوب نوادرات اور تبرکات بھی موجود ہیں۔جس کی نگرانی اس روحانی خاندان کے پاس صدیوں سے چلی آرہی ہے۔اس خاندان کے بزرگوں نے اس علاقے پر حکومت بھی کی ہے۔

مخدوم سید علی حسن گیلانی نے اپنے آباؤاجداد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے عوام کی خدمت کو عبادت کا درجہ دیا اور خدمت خلق میں مصروف رہے۔انہوں نے سیاسی میدان میں بھی اسی جذبے اور مشن کی تکمیل کے لئے قدم رکھا۔انہوں نے پاکستان مسلم لیگ (ق) سے وابستگی اختیار کر لی اور پارٹی نے علاقے میں ان کی خدمات کے پیش نظر انہیں اکتوبر 2002ء کے عام انتخابات میں قومی اسمبلی کے ٹکٹ سے نوازا' جس پر وہ کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔بطور رکن قومی اسمبلی وہ تعلیم' خارجہ امور اور قانون کے شعبوں کو اپنی ترجیحات میں شامل کرتے ہیں۔اس وقت وہ وفاقی پارلیمانی سیکرٹری برائے سائنٹیفک اینڈ ٹیکنالوجیکل ریسرچ کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔وہ قومی اسمبلی کی مجالس قائمہ برائے امور کشمیر' شمالی علاقہ جات' ریاستوں و سرحدی علاقہ جات اور نارکوٹکس کنٹرول کے رکن ہیں۔

وہ پیرا کی' بیڈ منٹن اور کرکٹ کھیلنے کے شوقین ہیں۔وہ اس وقت تک غیر شادی

شدہ ہیں۔

☆☆☆☆

عنایت بیگم

328 خواتین صوبہ سرحد VII

متحدہ مجلس عمل پاکستان

عنایت بیگم 15 مئی 1957ء کو پیدا ہوئیں۔انہوں نے ابتدائی تعلیمی مدارج مختلف ممتاز تعلیمی اداروں سے مکمل کئے اور پشاور یونیورسٹی سے ماسٹرز کیا۔ان کا تعلق ایک انتہائی معروف ومحترم خاندان سے ہے جس کے کئی افراد مختلف شعبوں میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔اس خاندان کی دینی،علمی اور سماجی وسیاسی خدمات کا دائرہ بھی خاصا وسیع ہے۔جس کی وجہ سے اس کی عزت وتوقیر اور پذیرائی کی جاتی ہے۔

عنایت بیگم نے تعلیمی مراحل طے کرنے کے بعد عملی زندگی میں درس وتدریس اور سماجی خدمات کو اپنی سرگرمیوں کا محور بنایا۔ وہ ہمیشہ غریب و نادار اور مستحق افراد کی مدد اور اعانت میں پیش پیش رہتی ہیں۔انہوں نے اپنی دینی وسیاسی اور علمی سرگرمیوں کے لئے جماعت اسلامی پاکستان کا انتخاب کیا۔ وہ اسلامی تعلیمات کے فروغ، تبلیغی سرگرمیوں میں فعال اور متحرک رہیں۔انہوں نے خواتین میں دینی وعلمی شعور اجاگر کرنے کے لئے کافی کام کیا ہے۔وہ مختلف سماجی و رفاہی تنظیموں کی معاونت بھی کرتی رہیں، خصوصاً خواتین کی تعلیم وتربیت کے حوالے سے ان کی خدمات کا سلسلہ بہت پھیلا ہوا ہے اور وہ اس کام کو ایک مقدس فریضہ سمجھ کر ادا کرتی ہیں۔وہ تعلیم کی خواہشمند طالبات اور خواتین کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔ان کا خیال ہے ایک پڑھی لکھی اور باشعور عورت پورے خاندان کی جو خدمت کرسکتی ہے اور اولاد کی صحیح اور درست تعلیم وتربیت کا کام جس انداز سے انجام دے سکتی ہے اس کا موازنہ کسی اور کام سے نہیں کیا جاسکتا۔

عنایت بیگم اسلامی شریعت میں خواتین کے حقوق کو سب سے زیادہ محفوظ سمجھتی ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ اسلام نے رہتی دنیا تک عورتوں کو جو حقوق وفرائض تفویض کئے ہیں وہ ہمیشہ عصری تقاضوں سے ہم آہنگ اور تمام ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ان کی روشنی میں خواتین معاشرے کی تعمیر وترقی میں بھرپور طریقے سے اپنا کردار ادا کرتی ہیں اور اسی دائرے میں رہتے ہوئے جدید دور کے تمام مقاصد پورے ہوسکتے ہیں۔وہ سمجھتی ہیں کہ حجاب اور دیگر قیود عورت کے تعمیری کردار میں کوئی رکاوٹ نہیں بنتے۔وہ اگست 2001ء سے نومبر 2002ء تک ڈسٹرکٹ کونسلر رہ چکی ہیں۔

عنایت بیگم کی سماجی وسیاسی خدمات اور ان کی علمی و دینی بصیرت کے پیش نظر اکتوبر 2002ء کے عام انتخابات میں انہیں متحدہ مجلس عمل پاکستان نے صوبہ سرحد سے خواتین کے لئے مخصوص قومی اسمبلی کی نشست پر اپنا امیدوار نامزد کیا۔جس پر انہیں کامیابی ہوئی۔بطور رکن قومی اسمبلی وہ تعلیم، مذہبی امور اور سائنس و ٹیکنالوجی کو اپنی ترجیحات میں شامل سمجھتی ہیں۔وہ قومی اسمبلی کی مجلس قائمہ برائے بہبود آبادی کی رکن ہیں، وہ ایران کا دورہ کر چکی ہیں، مطالعہ، تدریس اور سماجی کام ان کے پسندیدہ مشاغل میں شامل ہیں۔وہ شادی شدہ ہیں اور چار بیٹوں اور ایک بیٹی کی ماں ہیں۔

☆☆☆☆

چوہدری منظور احمد

این اے 139 قصور II

پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین

چوہدری منظور احمد 4 مارچ 1960ء

کو قصور (پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیمی مراحل مکمل کرنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی لاہور جیسی عظیم تاریخی دانشگاہ سے بی اے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی اور قانون کے شعبے سے وابستہ ہو گئے۔ ان کا تعلق قصور کے ایک انتہائی پڑھے لکھے اور روشن خیال گھرانے سے ہے جو علاقے میں عزت وتوقیر اور پذیرائی رکھتا ہے۔

چوہدری منظور احمد ایک ترقی پسند' روشن خیال اور آج کے عہد کے ماڈرن انسان ہیں جو عصری علوم اور فلسفے پر دسترس رکھتے ہیں اور انہوں نے اس کی روشنی میں عوام کے حقوق کے لئے مسلسل محنت اور جدوجہد کی ہے۔ انہوں نے اپنی نظریاتی سیاست کے لئے پاکستان پیپلز پارٹی سے وابستگی اختیار کی۔ وہ ڈسٹرکٹ بار قصور کے کئی عہدوں پر منتخب ہوئے۔ انہوں نے اپنے زمانہ طالب علمی میں ''بلھے شاہ اسٹوڈنٹس فیڈریشن'' کی بنیاد رکھی اور یہ قصور میں طلبہ کی نمائندہ تنظیم بن گئی۔

چوہدری منظور احمد بین الاقوامی سطح پر عوام کے حقوق اور محنت کشوں کے لئے آواز اٹھانے والی کئی تنظیموں اور اداروں کے رکن ہیں اور کئی اہم بین الاقوامی کانفرنسوں اور سیمیناروں میں شرکت کا اعزاز رکھتے ہیں۔ وہ ورلڈ سوشل فورم کے بھی ممبر ہیں۔ وہ بھارت اور سنگاپور سمیت دنیا کے کئی دوسرے ممالک کے دورے کر چکے ہیں۔ اکتوبر 2002ء کے عام انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمینٹیرین نے انہیں قومی اسمبلی کی نشست کے لئے اپنا امیدوار نامزد کیا۔ جس پر انہیں شاندار کامیابی نصیب ہوئی۔ بطور رکن قومی اسمبلی وہ دفاع' خارجہ امور اور قانون کو اپنی خصوصی دلچسپی کے شعبوں میں شامل کرتے ہیں۔ وہ قومی اسمبلی کی مجلس قائمہ برائے محنت' افرادی قوت و سمندر پار پاکستانیوں کے رکن ہیں۔ وہ فارغ اوقات میں مطالعہ کرنا پسند کرتے ہیں۔ وہ شادی شدہ اور دو بیٹوں اور ایک بیٹی کے شفیق و مہربان والد ہیں۔

☆☆☆☆

عبدالوسیم

این اے 243 کراچی V

متحدہ قومی موومنٹ

عبدالوسیم 6 اکتوبر 1964ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے پاکستان پبلک سکول ملیر کالونی کراچی سے میٹرک کرنے کے بعد جامعہ ملیہ' ملیر سے انٹر میڈیٹ کا امتحان پاس کیا جبکہ انہوں نے گریجویشن کراچی یونیورسٹی جیسی عظیم درس گاہ سے کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ ان کا تعلق متوسط طبقے کے ایک گھرانے سے ہے۔ ان کے خاندان کے دیگر لوگ بھی اپنے محدود وسائل کے باوجود سماجی بھلائی کے کاموں میں حصہ لیتے رہے۔ وہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد بنکنگ کے شعبے سے وابستہ ہو گئے۔

عبدالوسیم اپنے روزگار کے ساتھ ساتھ سماجی و سیاسی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتے رہے ہیں۔ وہ 1985ء سے متحدہ قومی موومنٹ سے وابستہ ہیں اور کئی اہم تنظیمی عہدوں پر کام کر چکے ہیں۔ انہوں نے غریب عوام کی حالت زار کو بدلنے اور معاشرے میں حقیقی تبدیلی اور انقلاب کے لئے کام کیا۔

اکتوبر 2002ء کے عام انتخابات میں متحدہ قومی موومنٹ نے قومی اسمبلی کے حلقہ این اے 243 کراچی V سے ٹکٹ سلطان احمد خان کو دیا تھا وہ اس نشست پر بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئے تھے۔ تاہم مارچ 2004ء میں انہوں نے پارٹی قیادت کے فیصلے پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے

اس نشست سے استعفیٰ دے دیا۔ جس کے بعد ضمنی انتخابات میں ایم کیو ایم کی طرف سے طویل سیاسی خدمات کے اعتراف میں اس نشست کے لئے پارٹی ٹکٹ عبدالوسیم کو دیا گیا۔ اس نشست پر ضمنی انتخابات 12 مئی 2004ء کو ہوئے۔ جس پر انہیں کامیابی نصیب ہوئی اور وہ پارٹی اور عوام کے اعتماد پر پورا اترے۔ عبدالوسیم کو زمانہ طالب علمی سے ہی کرکٹ سے دلچسپی رہی ہے اور وہ یہ کھیل کھیلتے رہے ہیں۔ وہ شادی شدہ اور ایک بچی کے باپ ہیں۔

ارشادِ قائد

آیئے ہم اپنی عظیم قوم اور اپنی خود مختار مملکت پاکستان کی تشکیل و تعمیر کے لئے کچھ تدبیر کریں۔ اب یہ ہر مسلمان مرد و زن کے لئے سنہری موقع ہے اور اس کی خوش قسمتی بھی ہے کہ وہ اپنے حصے کا بھرپور اور مکمل کردار ادا کرے، بڑی سے بڑی قربانیاں دے اور پاکستانی قوم اور ملک کو دنیا کی عظیم ترین قوم بنانے کے لئے مسلسل ان تھک شبانہ روز محنت کرے۔ اب پاکستان اُس کی لاج اور ترقی آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ بلاشبہ ہم میں بے پناہ صلاحیتیں موجود ہیں۔

(نشری بیان ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۷ء)

مقامی کونسل کے ارکان کا تعارف

ملک غلام رسول ناظم یونین کونسل 76 راولپنڈی

انٹرویو: اے۔آر۔رضوی

سوال: ملک صاحب! اپنے متعلق کچھ بتایئے؟

جواب: میرا تعلق تھانہ چونترہ تحصیل راولپنڈی سے ہے۔ میں نے اپنی زندگی کا ایک طویل عرصہ محکمہ تعلیم میں بطور ٹیچر، ہیڈ ماسٹر گزارا ہے یا پھر مختلف انتظامی عہدوں پر ملازمت کی ہے۔ 1996ء میں' میں نے از خود اپنے محکمے سے ریٹائرمنٹ لے لی کہ اب شائد پہلے کی طرح کام نہ کر سکوں گا۔

سوال: آپ کو سیاست میں آنے کا شوق کیسے پیدا ہوا؟

جواب: مجھے سیاست سے کبھی دلچسپی نہیں رہی اور نہ کبھی سوچا تھا کہ میں سیاست میں حصہ لوں گا۔ میں نے 1993ء سے النور کالونی میں رہائش اختیار کر لی اور سماجی بھلائی کے کاموں میں حصہ لینا شروع کیا تو لوگوں سے شناسائی بنی۔ تعلیم کے حوالے سے اور استاد کے حوالے سے لوگ عزت کرتے تھے لہٰذا بلدیاتی الیکشن ہوئے تو لوگوں نے اصرار کر کے مجھے الیکشن میں کھڑا کر دیا۔ میرے مدمقابل تین اُمیدوار تھے تاہم میں نے باآسانی الیکشن جیت لیا اور یوں سمجھیں کہ تینوں مخالف اُمیدواروں کے ووٹوں کی مجموعی تعداد مجھے حاصل ہونے والے نصف ووٹوں سے بھی کم تھی۔

سوال: آپ کا حلقہ کتنا بڑا ہے اور اس حلقے میں کون کون سے علاقے شامل ہیں؟

جواب: میرے حلقہ میں یونین کونسل ڈھوک تین بڑی آبادیوں' النور کالونی سیکٹر ایک تا تین، کریم آباد اور راجہ ٹاؤن کے علاوہ ایک چھوٹی آبادی جمشید بخت کالونی بھی شامل ہے۔ 1998ء کی مردم شماری کے وقت یونین کونسل کی آبادی (22,700) نفوس پر مشتمل تھی جو کہ آبادی کے لحاظ سے راولپنڈی کی سب سے بڑی یونین کونسل ہے۔

سوال: آپ نے کسی این جی او کے ساتھ بھی کام کیا ہے؟

جواب: جی ہاں، میرے حلقے میں ایک این جی او "سوشل ویلفیئر سوسائٹی" النور کالونی پہلے سے قائم تھی 2000ء میں مجھے اس این جی او

مجھے سیاست میں حصہ لینے کا شوق نہیں تھا لوگوں کے اصرار نے سیاست میں لا کھڑا کیا۔

کی صدارت سونپ دی گئی۔ اس این جی او کا ایک بڑا کارنامہ کھنہ روڈ کی تعمیر ہے۔ یہ مسئلہ پندرہ سال سے التواء کا شکار تھا۔ اس مسئلے کے حل کے لئے اس وقت کے وفاقی وزیر عمر اصغر خاں مرحوم نے ہمارے ساتھ بڑا تعاون کیا تھا اور ان کی وساطت سے حکومت پنجاب نے پینسٹھ لاکھ روپے خرچ کر کے یہ سڑک تعمیر کرادی۔ اس این جی او کے تحت سیکٹر ایک النور کالونی میں خواتین کا ایک سلائی

سوال: آپ کے حلقے کے لئے کتنا فنڈ منظور ہوا اور یہ پیسہ آپ نے کہاں کہاں خرچ کیا؟

جواب: ہماری یونین کونسل کو ترقیاتی کاموں کے لئے گزشتہ تین سالوں میں پنجاب حکومت کے علاوہ ضلعی اور تحصیل حکومت کی طرف سے جو فنڈ ملے وہ مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر خرچ کئے۔ ان کی تفصیل یوں ہے۔

سوال: کیا آپ سمجھتے ہیں کہ بلدیاتی نظام سے لوگوں کے مسائل حل ہو رہے ہیں؟

اس نظام کی بدولت میری یونین کونسل کی گلیوں کا 3/4 حصہ پختہ ہو چکا ہے اور بقایا حصہ رواں سال میں پختہ ہو جائے گا۔

سوال: آپ نے علاقے کی فلاح و بہبود پر کافی توجہ دی ہے تاہم علاقے میں اب بھی متعدد مسائل ہوں گے تو آپ ہمیں بتائیں کہ وہ کیا ہیں ان کو کیسے حل کیا جائے گا؟

جواب: النور کالونی میرے حلقے میں ایک بڑا علاقہ ہے اور علاقے میں نکاسی آب کا

نمبر شمار	منصوبہ جات	خرچ کی گئی رقم	فراہمی فنڈ
1	رورل ڈرینج سکیم النور کالونی (اس میں گلیوں کو پکا کرنا بھی شامل ہے)	20,00,000روپے	حکومت پنجاب
2	تعمیر غوثیہ مسجد تا کے آر ایل لنک روڈ	18,79,000روپے	حکومت پنجاب
3	خوشحال پاکستان پروگرام کھنہ ڈاک	5,85,000روپے	ضلعی حکومت
4	حفاظتی دیوار ٹرالی اڈہ	18,50,000روپے	ضلعی حکومت
5	نئے ٹیوب ویل کی تنصیب برائے واٹر سپلائی سکیم	14,50,000روپے	حکومت پنجاب
6	گلیوں کی تعمیر و پختگی یونین کونسل	51,50,000روپے	تحصیل یونین کونسل
7	گلیوں کی تعمیر و پختگی یونین کونسل	27,00,000روپے	مقامی یونین کونسل
8	تعمیر و پختگی گلی نمبر 1 النور کالونی سیکٹر نمبر 3	5,00,000روپے	وفاقی حکومت
9	نئے الیکٹرک پولوں کی تنصیب	5,00,000روپے	وفاقی وزیر (سابق) چوہدری نثار احمد خان کی خصوصی گرانٹ

کڑھائی مرکز بھی کامیابی سے چل رہا ہے۔ اس کے علاوہ سوسائٹی ترقیاتی منصوبوں کی ضرورت کی نشاندہی بھی کرتی ہے۔

جواب: جی ہاں، آپ کو دیے گئے اعداد و شمار دیکھ کر آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اس نظام کی بدولت عوام کو کیا سہولتیں مل رہی ہیں۔

مناسب انتظام نہیں ہے اس کے لئے ایک بڑے نالے کی تعمیر کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے بیس لاکھ روپے کی ضرورت ہے جس

کے لئے ہم نے تحصیل انتظامیہ اور ضلعی حکومت سے رابطہ کیا ہوا ہے۔
۲۔ النور کالونی سیکٹر ایک کے کئے ہمیں مزید ایک نئے ٹیوب ویل کی ضرورت ہے اس کے لئے بھی ضلعی حکومت سے تعاون مانگا گیا ہے۔
۳۔ کھنہ روڈ تا جہاز گراؤنڈ لنک روڈ کے لئے اس سال ضلعی حکومت نے منظوری دے دی ہے اور رواں مالی سال میں یہ سڑک بن جائے گی جس سے لوگوں کو بہت فائدہ ہوگا۔
۴۔ علاقے میں بچوں کے لئے صرف ایک سرکاری سکول فیض اسلام ہائی سکول نمبر 2 شکریاں ہے جس میں گنجائش سے زائد بچے داخل ہیں جبکہ بچیوں کے لئے علاقے میں ایک بھی سرکاری سکول نہیں ہے اس لئے نئے سکولوں کی تعمیر کی ضرورت تو ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ سکولوں کے لئے کوئی سرکاری جگہ نہیں ہے اگر نجی شعبے سے جگہ خریدی جائے تو قیمت بہت زیادہ ہے یعنی تین لاکھ روپے فی مرلہ جگہ کی قیمت ہے اور ایک سکول کی جگہ ایک کنال خریدیں تو ہمیں صرف زمین کی قیمت کے لئے ساٹھ لاکھ روپے کی ضرورت ہے۔ بہر حال اس کے باوجود ہماری کوشش ہے کہ یہ مسئلہ حل ہو۔

سوال: اراکین اسمبلی کہتے ہیں کہ بلدیاتی نمائندگان ہمارے کام میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں کیا یہ سچ ہے؟

جواب: میں تو اس بات کو سچ نہیں مانتا اور نہ ہی ایسی بات ہے۔ اراکین اسمبلی ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔

سوال: تحصیل ناظم اور ضلعی ناظم بھی آپ کے ساتھ تعاون کرر ہے ہیں؟

جواب: جی، بالکل تعاون کرر ہے ہیں اور ہم نے ان کے تعاون سے اپنی متعدد سکیمیں اور پراجیکٹس مکمل کئے ہیں اور ہمیں یقیناً ان کا مستقبل میں بھی تعاون میسر رہے گا۔

میرا انتخابی حلقہ آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑی یونین کونسل ہے۔

مکئی کھائیں، کولیسٹرول گھٹائیں

شعیب یونس امیر

گندم اور چنے کے بعد مکئی کو اہم ترین خوردنی غلہ یا اناج کی حیثیت حاصل ہے۔اگرچہ مکئی کا اصل وطن جنوبی امریکہ کہلاتا ہے لیکن ایشیا میں بھی اس کا استعمال صدیوں سے ہوتا آیا ہے اور آج پاکستان اور ہندوستان کے دیہاتی علاقوں میں ساگ اور مکئی کی روٹی کو انتہائی پسندیدہ غذائیت بخش اور روایتی کھانے کا درجہ دیا جاتا ہے۔ جبکہ شہری علاقوں میں اس کے نرم اور میٹھے بھٹے بھون کر اُبال کر بڑے شوق سے کھائے جاتے ہیں اور خاص طور پر اس کا آٹا (کارن فلور) سوپ اور بعض دیگر کھانوں میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔سوپ وغیرہ میں اس کا استعمال ضروری سمجھا جاتا ہے جبکہ پاکستان کے کوہستانی (سرحدی) علاقوں میں باقاعدہ گندم کی طرح اس کی روٹی کھائی جاتی ہے۔ امریکہ اور یورپ میں اس سے کارن فلیک بھی بنتا ہے اور ناشتے میں شوق سے کھایا جاتا ہے۔ہمارے ہاں بھی اب اس کا استعمال ہونے لگا ہے۔

مکئی دو قسم کی ہوتی ہے زرد اور سفید۔سفید مکئی کو ذائقے کے اعتبار سے اچھا لیکن غذائیت کے لحاظ سے زرد کو زیادہ بہتر سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس کا زرد رنگ بیٹا کیروٹین ہوتا ہے جو جسم میں حیاتین الف (وٹامن اے) کی تیاری اور اس کے جذب اور استعمال میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ بیٹا کیروٹین خاص طور پر آنکھوں کی صحت کے لئے بہت مفید اور ضروری ہے۔

غذائیت کے بارے میں ماہرین خوراک کے مطابق مکئی کی خوبیوں میں سے ایک اہم خوبی یہ بھی ہے کہ اسے کھانے سے جسم میں کولیسٹرول کی سطح کم ہوتی ہے اور اس کے لئے سفید اور زرد دونوں قسم کی مکئی استعمال کی جاسکتی ہے۔تاہم یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ جئی یعنی اوٹس کا ریشہ بھی مکئی جیسی خصوصیات رکھتا ہے۔جئی اور گندم کا دلیا ملا کر استعمال کرنا بھی مفید رہتا ہے۔اسی طرح جئی اور جو کو ملا کر کھانے سے بھی کولیسٹرول کم ہوتا ہے۔جئی کے ساتھ مکئی کے آٹے کو شامل کرنا بھی مفید ہے۔

بھنی ہوئی مکئی کھانے سے جسم فربہ ہوتا ہے اور خون بڑھتا ہے۔یہ اپنی سرد و خشک تاثیر کے باعث قدرے قابض ہوتی ہے اس لئے ایک ساتھ اس کا زیادہ استعمال صحیح نہیں۔خاص طور پر اس کی روٹی کھاتے وقت گھی یا مکھن وغیرہ استعمال کرنا بہتر رہتا ہے۔

گردوں میں پتھری وغیرہ دور کرنے کے لئے اس کے بھٹے میں بال کی طرح موجود ریشوں کو کارآمد سمجھا جاتا ہے۔ بیس گرام بھٹے کے ریشے لے کر پانی میں جوش دے کر پلانے سے پتھری خارج ہونے میں مدد ملتی ہے۔ایک عام خیال یہ ہے کہ ایک ڈیڑھ چمچ کارن فلیک ایک گلاس دودھ

میں ملا کر پینے سے دودھ کی غذائیت میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔

مکئی کو کسی مرض میں بطور دوا استعمال کرنے سے پہلے اپنے ڈاکٹر سے مشورہ ضرور کریں۔

100 گرام مکئی کے غذائی اجزا

حرارے	356 گرام	لوہا	5 ملی گرام
پروٹین	9.5 گرام	وٹامن بی (1)	.33 ملی گرام
چکنائی	4.3 گرام	وٹامن بی (2)	.13 ملی گرام
کیلشیم	12 ملی گرام	بیٹا کیروٹین	800 مائکروگرام

یہ مقدار سنگل کریم میں پائی جاتی ہے۔

ارشادِ قائد

دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کا شیرازہ بکھیرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتی۔ پاکستان کی جڑیں مضبوطی اور گہرائی کے ساتھ قائم کر دی گئی ہیں۔ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ تو ہی نے یہ آزاد و خودمختار سلطنت ہمیں عطا کی ہے تو ہی یہاں کے باشندوں کو مصائب و آلام برداشت کرنے کی ہمت دے اور صبر و استقلال عطا فرما' اور انہیں صلاحیت بھی دے کہ ہر قسم کے اشتعال کے باوجود پاکستان کی خاطر اس کے امن و امان کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہیں۔

(اخباری بیان ۲۴ اگست ۱۹۴۷ء)

لذیذ پکوان

طاہرہ بتول

کریلے گوشت:

اشیاء۔

گوشت بغیر ہڈی کا آدھا کلو، کریلے آدھا کلو، گھی ایک پاؤ، مرچ پسی ہوئی چائے کے ڈھائی چمچ، دھنیا پسا ہوا آٹھ چمچے، ہلدی ایک چائے کا چمچہ، پیاز آدھا کلو، لہسن ایک گٹھی ادرک کا ایک بڑا ٹکڑا، آدھا پاؤ ٹماٹر، گرم مصالحہ چائے کا بڑا چمچہ، آدھا پاؤ دہی، ہری مرچ چار عدد، نمک حسبِ ضرورت۔

ترکیب۔

گوشت دھو کر مرچ دھنیا ہلدی، گھی نمک دو پیاز کاٹ کر، لہسن چھیل کر، یہ سب چیزیں ڈال کر چولہے پر رکھ دیں۔ اتنا پانی ڈال دیں کہ گوشت گل جائے۔ باقی پیاز بھی کاٹ کر رکھ لیں کریلے بھی چھیل کر کاٹ لیں اور نمک لگا کر رکھ دیں۔ اچھی طرح دھونے کے بعد باقی ٹماٹر کا رس نکال کر اور دہی ملا کر کٹے ہوئے کریلوں میں رکھ دیں۔ آدھے گھنٹے بعد کریلے نکال کر نچوڑ لیں اور تل لیں۔ پیاز بھی تل لیں جو ٹماٹر کے ٹکڑے رس نکالنے کے بعد باقی بچے ہیں وہ گوشت میں ڈال دیں۔ گوشت بھوننے کے بعد تلے ہوئے کریلے اور تلی ہوئی پیاز میں ڈال دیں اور خوب بھون لیں جب اُتارنے لگیں تو گرم مصالحہ اور ادرک پیس کر ملا دیں۔ ہری مرچ بھی کاٹ کر ملا دیں۔ لیجئے مزیدار کریلے گوشت تیار ہے۔

☆☆☆

قیمہ اور بیسن کے کباب:

اشیاء۔

قیمہ آدھ کلو۔ بیسن بھنا ہوا آدھ پاؤ پیاز دو عدد۔ ادرک کا ڈبل ٹکڑا دونوں باریک کٹے ہوئے۔ ہری مرچ چار عدد، ہرا دھنیا آدھی گڈی دونوں باریک کٹے ہوئے، گرم مصالحہ چائے کا ایک چمچ۔ انڈے دو عدد، سرخ مرچ حسبِ پسند، نمک حسبِ ذائقہ، گھی ایک پاؤ۔

ترکیب۔

قیمہ پیس کر سارے مصالحے ملا لیں۔ بیسن بھی ملا دیں۔ اب کباب بنا لیں اور انڈے میں ڈبو کر سارے کباب تل لیں۔ ٹماٹر کی چٹنی کے ساتھ نوش کریں۔

☆☆☆

ڈبل روٹی کے مٹھی کباب:

اشیاء۔

قیمہ بالکل روکھا آدھا کلو مشین کا نکلا ہوا، ادرک کا ٹکڑا لہسن آٹھ موٹے، پیاز ایک گٹھی، نمک مرچ حسب ذائقہ، گرم مصالحہ چائے کا ایک چمچہ پسا ہوا، ہرا دھنیا، ہری مرچ، حسبِ منشا، گھی پکانے کے لئے اور ڈبل روٹی ایک بڑے سائز کا ٹکڑا چوڑے چپس والی۔

ترکیب۔

پہلے قیمے کو دھولیں۔ اب پیاز کاٹ کر گھی میں سرخ کر لیں۔ اب ادرک، لہسن، سرخ مرچ اور نمک ڈال کر بھونیں اور پھر قیمہ ڈال دیں اور پانچ منٹ کے لئے بھونیں۔ جب بھن جائے تو ہری مرچ اور ہرا دھنیا ڈال دیں۔ پھر اس کے بعد ایک پیالے میں پانی ڈالیں اور ڈبل روٹی بھگو کر آہستہ سے نکال لیں اور اس پر قیمہ رکھ کر ہاتھ پر رکھ لیں اور بند مٹھی سی بنا لیں۔ اس کے بعد گھی گرم کر لیں اور اس میں تل لیں لیجئے مزیدار کباب تیار ہیں۔ آپ پودینے اور دھنیے کی چٹنی کے ساتھ نوش کر سکتے ہیں۔

☆☆☆

مرغ زعفرانی:

اشیاء۔

مرغ ایک عدد، گھی ایک پاؤ، بالائی آدھا پاؤ، لہسن ادرک دو چائے کے چمچ، لیموں دو عدد، کیوڑہ چار چائے کے چمچ، زعفران ذرا سا، سبز الائچی چند دانے، سیاہ مرچ چند دانے، بادام کی گری ایک چھٹانک۔

ترکیب۔

مرغ کو صاف کر کے کاٹ لیں۔ پھر نصف پیاز کو گھی میں تل کر نکال لیں۔ اسی گھی میں مرغ ڈال دیں۔ اسی گھی میں مرغ ڈال دیں ساتھ ہی پسی ہوئی ادرک اور لہسن ڈال دیں۔ دہی اور بالائی اچھی طرح پھینٹ کر اور باقی چیزیں باریک کاٹ کر مرغ میں ڈال کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ نمک اور مرچ بھی ڈالیں۔ پانی نہ ڈالیں یہ دہی اور بالائی ہی میں گل جائے گا۔ جب گوشت گل جائے تو زعفران، سبز الائچی پیس کر کیوڑہ اور لیموں نچوڑ کر ملا دیں۔ چند منٹ دم پر رکھیں پھر دیکھیں اس کا ذائقہ۔

چکن ٹماٹر:

اشیاء۔

مرغی ایک عدد، پیاز ایک کٹی ہوئی، درمیانے سائز کے ٹماٹر تین عدد، تیل ایک سو پچاس گرام، سویا ساس ایک کھانے کا چمچ۔ کارن فلو ایک کھانے کا چمچ، چینی ایک چائے کا چمچ، نمک حسب ضرورت۔

ترکیب۔

مرغی اچھی طرح کر کاٹ لیں ایک پیالے میں سویا ساس اور کارن ڈال کر ملائیں۔ اب اس آمیزے میں مرغی اور پیاز ڈال کر تلیں۔ مرغی سنہری ہو جائے تو چولہے سے اُتار دیں۔ دوسری کڑاہی میں باقی تیل ڈال کر گرم کریں۔ اس میں ٹماٹر ڈال کر دو تین منٹ پکائیں۔ مرغی شامل کر کے پانچ منٹ تک دم پر رکھیں مزے دار چکن ٹماٹر نان کے ساتھ کھائیں۔

باجرے کی کاشت

آغا جہاں زیب

پاکستان کی خوردنی اجناس میں باجرہ خریف کی ایک اہم فصل ہے۔اس فصل کو پانی کی زیادہ ضرورت نہیں ہوتی 'بوائی کے بعد اگر تھوڑی بہت بارش ہوتی رہے یا بارش نہ ہونے کی صورت میں اس فصل کو دو تین پانی دے دیئے جائیں تو فصل کامیاب ہو جاتی ہے۔یہ فصل کمزور اور ہلکی میرا زمین میں بھی جہاں دوسری خریف کی فصلات بہتر پیداوار نہیں دیتیں' کامیابی سے کاشت کی جا سکتی ہے۔باجرہ کا چارہ جانوروں کو موٹا کرنے میں بہت مدد دیتا ہے۔اس طرح یہ فصل گوشت کے لئے پالے جانے والے جانوروں کے لئے بھی بہت اہم ہے۔باجرہ مویشیوں کے چارے کے ساتھ انسانی خوراک' پالتو پرندوں اور پولٹری فیڈز کا اہم جزو بھی ہے۔غذائیت کے اعتبار سے باجرہ مکئی اور جوار سے بدرجہا بہتر ہے لیکن ہمارے ملک میں باجرہ کی فی ہیکٹر پیداوار دوسرے ممالک کی نسبت بہت کم ہے۔ہمارے ملک میں باجرہ کی اوسط پیداوار 13 من فی ہیکٹر ہے اگر کاشت کے لئے بہتر زرعی عوامل' بہتر قسم و بیج' کھادوں کا بر وقت ومناسب استعمال' جڑی بوٹیوں کی تلفی' بروقت آبپاشی' پرندوں سے حفاظت اور بر وقت برداشت اور صحیح سٹوریج وغیرہ پر عمل کیا جائے تو پیداوار میں تین سے چار گنا اضافہ ممکن ہے۔

نہری علاقوں میں چارے کے لئے اگیتی فصل مارچ کے مہینے میں شروع کی جا سکتی ہے اور وقفہ وقفہ سے اگست کے آخر تک اس کی کاشت جاری رکھی جا سکتی ہے۔دانے کے لئے فصل کی کاشت جون کے تیسرے ہفتہ ہی سے شروع کر دینا چاہیے اور جولائی کے پہلے ہفتے میں ختم کر دینا چاہیے کیونکہ زیادہ دیر سے کاشت کی ہوئی فصل کے دانے اکتوبر میں درجہ حرارت کم ہونے پر دیر سے پکتے ہیں اور پرندے اس کو بہت نقصان پہنچاتے ہیں۔اس فصل کو پکنے تک نوے دن درکار ہوتے ہیں' اس لئے اگر آخر جون یا شروع جولائی میں فصل کاشت کی جائے تو آخر ستمبر یا شروع اکتوبر فصل کاٹنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔باجرے کی منظور شدہ اقسام میں BY-18 بارانی باجرہ اور چولستانی باجرہ شامل ہیں۔

راونی کے بعد وتر آنے پر ہل چلا کر زمین تیار کر لینی چاہیے۔لائنوں میں کاشت زیادہ موزوں رہتی ہے۔لائنوں کا درمیانی فاصلہ 45 سینٹی میٹر یا ڈیڑھ فٹ اور پودوں کا درمیانی فاصلہ 15 سینٹی میٹر یا چھ انچ رکھنا چاہیے۔بہتر یہ ہے کہ اُگاؤ کے فوراً بعد درمیانی پودے اکھاڑ کر پودوں کا فاصلہ صحیح کر دیا جائے۔اس طرح فی ہیکٹر پودوں کی تعداد تقریباً ایک لاکھ اڑتالیس ہزار ہو جائے گی جو اوسط پیداوار دینے کے لئے ضروری ہے۔چھدرائی کا عمل بوائی کے تین

ہفتے کے اندر کر دینا چاہئے جبکہ پودے ابھی چھوٹے ہوں۔ ایک ایکڑ پر کاشت کے لئے باجرے کا دو کلو بیج کافی رہتا ہے۔

باجرے کی فصل کو پانی کی کم ضرورت ہوتی ہے اگر بوائی کے بعد وقفہ وقفہ سے بارش ہوتی رہے تو اس کو آبپاشی کی ضرورت نہیں پڑتی ورنہ فصل پکنے تک دو تین پانی کافی ہوتے ہیں۔ پہلا پانی چھدرائی کے بعد یعنی بوائی کے بیس دن کے بعد لگانا چاہیے۔ اس کے بعد حسب ضرورت فصل کی حالت دیکھ کر پانی لگا دینا چاہیے۔

کھاد کے استعمال سے پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔ ایک بوری ڈی اے پی فی ایکڑ بوائی کے وقت ڈالی جائے۔ جب پہلا پانی لگائیں تو ایک بوری یوریا فی ایکڑ ڈالی جائے۔ اگر زمین زرخیز ہو تو یوریا کھاد کی مقدار نصف کر دینی چاہیے۔

پہلا پانی لگانے سے قبل اگر جڑی بوٹیاں گوڈی کر کے تلف کر دی جائیں تو بہتر ہے' ورنہ پانی لگانے کے بعد وتر آنے پر باریک گوڈی کر دی جائے۔ اگر پودوں کے ساتھ تھوڑی سی مٹی چڑھا دی جائے تو مناسب ہے اس سے فصل بڑی ہونے کے بعد گرنے کا خدشہ نہیں رہتا۔ باجرہ ایک سخت جان لیوا پودا ہے' اس کی فصل پر کسی کیڑے کا حملہ نہیں دیکھا گیا۔ اس کو کوئی بیماری بھی نہیں لگتی۔ عام طور پر باجرہ کی فصل کیڑوں کے حملہ سے محفوظ رہتی ہے' تاہم فصل پر چڑیوں کا حملہ ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے فصل تیار ہونے کے بعد فوراً اس کی برداشت کر لینی چاہئے۔ جلدی برداشت کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس وقت باجرے کے ٹانڈے سبز ہوتے ہیں ان کو بطور چارہ استعمال یا فروخت کیا جا سکتا ہے۔ سٹوں کو چند روز دھوپ میں سکھانے کے بعد ٹریکٹر یا بیلوں کے ذریعے گہائی کر لینی چاہیے۔

ارشادِ قائد

ہم جتنی زیادہ تکلیفیں سہنا اور قربانیاں دینا سیکھیں گے اتنا ہی زیادہ پاکیزہ' خالص اور مضبوط قوم کی حیثیت سے ابھریں گے جیسے سونا آگ میں تپ کر کندن بن جاتا ہے۔

(پیغام عید الاضحی ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء)

بہاریہ مونگ

آغا جہاں زیب

بہار کے موسم میں مونگ کی فصل نہ صرف کامیابی سے کاشت کی جاسکتی ہے بلکہ اس موسم میں اس فصل سے زیادہ پیداوار بھی حاصل ہوتی ہے۔مارچ کا مہینہ اس کی کاشت کے لئے نہایت موزوں تصور کیا جاتا ہے۔شروع مارچ میں فصل کاشت کرنے سے زمین خریف کے لئے بروقت فارغ بھی ہو جاتی ہے۔دوسری فصلوں کی طرح محکمہ زراعت کی طرف سے مونگ کے لئے بھی اقسام کی منظوری دی جاتی ہے۔مونگ کی سفارش کردہ قسمیں نہ صرف زیادہ پیداواری صلاحیت کی حامل اور کیڑوں اور بیماریوں کے خلاف بہتر قوت مدافعت رکھتی ہیں بلکہ یہ ایک ہی وقت میں پک کر برداشت کے لئے تیار بھی ہو جاتی ہیں۔مونگ کی منظور شدہ اقسام میں 6601 مونگ 88 ' این ایم 92 چکوال مونگ 97 ' اور این ایم 98 شامل ہیں۔مونگ 6601 مونگ کی پرانی قسم ہے جو پکنے میں تقریباً 85 دن لیتی ہے۔اس طرح مونگ 88 پنجاب کے جنوبی اضلاع کے لئے موزوں ہے۔جبکہ چکوال مونگ 97 پوٹھوہار کے علاوہ بارانی علاقوں کے لئے موزوں ہے۔مونگ کی قسم پنجاب 92 کے دانے موٹے ہوتے ہیں اور یہ پکنے میں اکیتی ہے۔یہ قسم 70-65 دن میں پک کر تیار ہو جاتی ہے۔مونگ کے لئے 8 تا 10 کلوگرام بیج فی ایکڑ کافی رہتا ہے۔محکمے کی طرف سے مونگ کے لئے ایک جراثیمی ٹیکہ بھی تیار کیا گیا ہے۔بیج کو جراثیمی ٹیکہ لگا کر کاشت کرنے سے فصل بیماریوں سے محفوظ رہتی ہے۔فصل کی ہوا سے نائٹروجن حاصل کرنے کی طاقت بڑھ جاتی ہے اور یوں پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔مونگ کی بجائی ہمیشہ تر وتر میں کرنی چاہئے تاکہ اگاؤ بہتر رہے۔بجائی کے لئے آٹو میٹک ڈرل یا سنگل روڈ ڈرل استعمال کرنا چاہئے۔ویسے یہ کام ہل کے ساتھ پور باندھ کر بھی کیا جاسکتا ہے۔فصل قطاروں میں کاشت ہوتی ہے' قطاروں کا درمیانی فاصلہ تقریباً تین چار انچ ہونا چاہئے۔مونگ کی کاشت کے لئے درمیانی قسم کی زرخیز میرا زمین زیادہ موزوں ثابت ہوئی ہے۔عام زمین کی تیاری کے لئے ایک مرتبہ مٹی پلٹنے والا ہل دو مرتبہ دیسی ہل اور سہاگہ کافی رہتا ہے۔یہ بات ضرور ذہن میں رکھنی چاہئے کہ زمین سیم وتھور سے پاک ہو۔مونگ کی فصل کو ایک بوری ڈی اے پی فی ایکڑ بجائی سے پہلے آخری ہل کے بعد چھٹا کر کے ڈالنی چاہیے۔کیونکہ فاسفورسی کھاد کے استعمال سے پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔موسم بہار میں مونگ کی اگیتی اقسام کو تین جبکہ دوسری اقسام کو چار پانی درکار ہوتے ہیں۔پہلا پانی اُگنے کے تقریباً تین چار ہفتہ بعد' دوسرا پانی پھول نکلنے پر اور اس کے بعد دو ہفتہ کے وقفے سے پانی لگانا

چاہیے۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے بجائی کے فوراً بعد یا اگلے روز صبح کے وقت وتر زمین میں پینڈی میتھلین 330 ای سی بحساب ڈیڑھ لیٹر فی ایکڑ سپرے کریں۔ عموماً 150 لیٹر پانی فی ایکڑ درکار ہوتا ہے۔

جڑی بوٹیوں کی بروقت تلفی ہمیشہ اچھی پیداوار کی ضامن رہی ہے۔ پھولوں کا موسم آنے سے پہلے فصل جڑی بوٹیوں سے پاک ہونی نہایت ضروری ہے۔ اس موسم میں عموماً فصل پر کیڑے مکوڑے اور بیماریاں حملہ نہیں کرتیں

تاہم پھر بھی اگر کھیت میں کیڑوں یا بیماریوں کا حملہ نظر آئے تو محکمہ زراعت توسیع کے مقامی عملے سے مشورہ کرکے زہروں کا سپرے کرنا چاہیے۔

ارشادِ قائد

وہ کون سا رشتہ ہے جس میں منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسدِ واحد کی طرح ہو گئے۔ وہ کون سی چٹان ہے جس پر ان کی ملت کی عمارت استوار ہے۔ وہ کون سا لنگر ہے جس سے امت کی کشتی محفوظ کر دی گئی ہے؟ وہ رشتہ، وہ چٹان، وہ لنگر خدا کی کتاب قرآن مجید ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جوں جوں ہم آگے بڑھتے جائیں گے ہم میں زیادہ سے زیادہ اتحاد پیدا ہوتا جائے گا۔ ایک خدا، ایک رسولؐ، ایک کتاب، ایک امت۔

(اجلاس مسلم لیگ کراچی ۱۹۴۳ء)

بچوں پر کارٹون پروگراموں کے نفسیاتی اثرات

ڈاکٹر عمر فاروق شیخ

ہماری فلمی اور ڈرامائی ثقافت کی صورت گری میں مغربی تفریحی فلموں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔مغرب سے درآمدشدہ تفریحی فلموں میں سے کارٹون فلموں کو نہ صرف بے ضرر بلکہ قدرے مفید بھی سمجھا گیا اور بڑی حد تک آج بھی ایسا ہی ہے۔اکثر کارٹون فلمیں نہایت مفید' انتہائی معلوماتی اور قوتِ متخیلہ کو تیز کرنے اور تحریک دینے میں مددگار ہوتی ہیں۔ابتداء میں یہ پنسل سے بنی ہوئی چند لکیریں تھیں جن کو متحرک صورت میں پیش کر کے دلچسپ تر بنا دیا گیا۔شروع شروع میں کارٹون فلم بنانا نہایت مشکل اور مہنگا کام تھا۔کارٹونسٹ کو اپنے ہاتھ سے سینکڑوں کارٹون بنانے پڑتے تب کہیں جا کر چند منٹ کی ایک متحرک کارٹون فلم تیار ہوتی۔مگر اب ٹیکنالوجی کی ترقی اور ابلاغیات کے شعبہ میں بھی کمپیوٹر کے مکمل عمل دخل کے باعث یہ کام مشکل تو نہ رہا تاہم مہنگا اب بھی ہے۔اب ترقی یافتہ دور میں محض چند لکیروں پر اکتفا نہیں کیا جاتا بلکہ پوری انسانی شکل وصورت اور ہاتھ سے بنی ہوئی باقاعدہ تصاویر کی مدد سے بھی کارٹون فلمیں تیار کی جاتی ہیں اور اس میدان میں نت نئے تجربات جاری ہیں۔

ابتدائی دور کی کارٹون فلموں میں محض تفریح کا عنصر غالب تھا کچھ کارٹون فلمیں تعلیمی نوعیت کی بھی تیار کی گئی ہیں۔ پنسل سے بنی ہوئی بعض کارٹون فلموں کے دلچسپ کرداروں نے عالمی شہرت حاصل کی جن میں مکی ماؤس' ڈونل ڈک' وڈی وڈ پیکر اور پوپائے دی سیلر وغیرہ شامل ہیں مگر بعد میں کارٹون فلموں کی مقبولیت دیکھتے ہوئے انہیں بھی ثقافتی یلغار کا ایک ذریعہ بنالیا گیا۔

بچوں میں مقبولیت

یہ حقیقت اب عالمی پیمانے پر تسلیم کی جا چکی ہے کہ بچے صرف بچوں کے لئے نشر کئے جانے والے پروگرام دیکھنے پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ ڈراموں' مہماتی اور کامیڈی فلموں سمیت ہر چینل سے نشر ہونے والا ہر پروگرام دیکھتے ہیں' بالخصوص وہ پروگرام جس کے بارے میں انہیں معلوم ہو جائے کہ بچوں کا نہیں ہے۔اس کے باوجود کارٹون پروگرام دنیا بھر کے بچوں کے مقبول ترین پروگرام ہیں۔بچے خواہ نیویارک اور واشنگٹن جیسے ترقی یافتہ شہروں کے ہوں یا پسماندہ ملکوں کے شہری ہوں ان کا پسندیدہ پروگرام کارٹون پروگرام ہی ہوتا ہے۔ہمارے ملک کے جن حصوں تک بجلی پہنچ گئی ہے وہاں ٹیلی ویژن اب ہر گھر کا حصہ بن چکا ہے۔لہٰذا ان شہروں اور علاقوں کے بچوں تک فرانس' برطانیہ' امریکا سمیت متعدد ممالک کے تیار کردہ کارٹون نیٹ ورک کی رسائی ہے۔

پاکستان میں تجرباتی طور پر ٹیلی ویژن

26 نومبر 1964ء میں شروع کیا گیا اور 1967ء میں اس کا پھیلاؤ عمل میں لایا گیا۔ 1994ء کے اعداد وشمار کے مطابق محض تیس برسوں میں پاکستان میں موجود ٹیلی ویژن سیٹس کی کل تعداد اٹھارہ لاکھ بہتر ہزار تھی۔ اس اعتبار سے اعداد وشمار کی زبان میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک ٹیلی ویژن سیٹ سے استفادہ کرنے والے ناظرین کی تعداد کم وبیش 65 ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں ٹیلی ویژن کی آمد کے کچھ ہی برسوں بعد کارٹون فلمیں بھی آ گئیں۔ مگر ابتدا میں مختصر دورانیہ کی کارٹون فلمیں نشر کی جاتی تھیں جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، تفریحی اور معلوماتی تھیں۔ بعض کارٹون فلمیں ترغیب اور تعمیری کام بھی کرتی تھیں مثلاً پوپائے دی سیلر کا ہیرو پالک کھا کر اتنا طاقتور ہو جاتا ہے کہ بڑے سے بڑے دشمن کو شکست دے سکتا ہے اس سے بچوں میں سبزی کھانے کی رغبت پیدا کی جا سکتی ہے۔

پاکستان ٹیلی ویژن کے بعد جب ہمارے ملک میں شالیمار ٹیلی ویژن نیٹ ورک (STN) کا آغاز ہوا تو کارٹون فلموں کی بھر مار ہو گئی۔ نشریات کا پیٹ بھرنے کے لئے طویل دورانیہ کی کارٹون فلمیں ٹیلی کاسٹ ہونا شروع ہوئیں جن کا دورانیہ روزانہ تین بجے سے چھ بجے تک تین گھنٹے کا تھا۔ پھر والدین کے احتجاج پر یہ دورانیہ دو گھنٹے کر دیا گیا۔

ان کارٹون فلموں کے بچوں پر مثبت اور منفی دونوں قسم کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ مثبت اثرات صرف ان کارٹون فلموں کے ہوتے ہیں جو تعلیمی یا ترغیبی مقاصد کو مد نظر رکھ کر بنائیں۔ اب ایسی کارٹون فلموں کی تعداد محدود کر دی گئی ہے۔ محدود تعداد میں جو ترغیبی فلمیں نشر کی جا رہی ہیں ان میں بھی ثقافتی ترغیبات کا غلبہ ہے، جس کی وجہ سے اصل پیغام پس منظر چلا جاتا ہے۔

منفی اثرت مثلاً بچے طویل دورانیے تک یعنی عموماً دو گھنٹے تک مسلسل ٹیلی ویژن کے آگے بیٹھے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کی بینائی متاثر ہونے کا خطرہ ہے۔ ایک ہی حالت میں دیر تک بیٹھے رہنے کے باعث دوران خون بھی متاثر ہوتا ہے جس کے نتیجے میں مختلف عوارض کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔

جاپان میں کی جانے والی ایک جدید ترین تحقیق کے مطابق ان کارٹون فلموں میں سرخ تیز روشنی اور تیز نیلی روشنی نارنجی دھاریوں سے بچوں کے دماغ کا وہ حصہ بری طرح متاثر ہوتا ہے جس پر اشیاء کا عکس بنتا ہے اور جو بصارت و بینائی کی حس کا محافظ ہے۔

جسمانی اثرات کے ضمن میں ایک منفی نتیجہ یہ بھی نکلتا ہے کہ دو گھنٹے کی اس جسمانی اور ذہنی مصروفیت کے بعد بچے بری طرح تھک جاتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی تعلیم اور سکول سے ملنے والا ہوم ورک بری طرح متاثر ہوتا ہے۔

کارٹون فلموں کے نفسیاتی اثرات پر مغرب کے کئی ملکوں میں تحقیقی تجربات کئے گئے ہیں مثلاً امریکی محقق آئیور لواس Ivar Loas نے کارٹون فلموں کے نفسیاتی اثرات جانچنے کے لئے بچوں کے دو گروہ بنائے۔ ایک گروپ کے بچوں کو مار دھاڑ، تشدد اور جارحیت پر مبنی وہ کارٹون فلمیں دکھائیں جن میں سے کچھ ہمارے یہاں بھی دکھائی جا رہی ہیں۔ جبکہ دوسرے گروپ کے بچوں کو ہلکی پھلکی اور تفریحی کارٹون فلمیں دکھائی گئیں۔

بعد میں ان دونوں گروہوں کے

بچوں کو اکٹھا کر کے ان کے سامنے کچھ کھلونے رکھ دیئے گئے اور ان کو اختیار دے دیا گیا کہ وہ اپنی اپنی پسند کے کھلونے منتخب کر لیں۔ جن بچوں کو پُر تشدد فلمیں دکھائی گئیں تھیں انہوں نے ایسے ہی کھلونوں کا انتخاب کیا جو جنگ و جدل اور تشدد میں کام کرتے ہیں۔ ساتھ ہی ایک دوسرے پر طبع آزمائی بھی شروع کر دی۔ یہ تجربہ بچوں کے گروپ بدل بدل کر بھی کیا گیا تاہم نتیجہ نہ بدلا۔

اثرات

کارٹون پروگرامون کے سروے کے دوران ایک دلچسپ بات یہ سامنے آئی کہ کسی طبقے کے والدین نے یہ جاننے کی زحمت نہیں کی کہ ان کارٹون فلموں میں ان کے بچوں کو کیا دکھایا جا رہا ہے۔ ان کے لئے یہی اطمینان کافی ہوتا ہے کہ بچے ان کی نظروں کے سامنے اور اپنے گھروں کے اندر موجود ہیں نیز خود سکون سے بیٹھ کر انہیں بھی سکون سے رہنے کا موقع فراہم کر رہے ہیں۔ اس کے برعکس جب بچوں سے سوالات کئے گئے تو انہوں نے نہ صرف جوش وخروش کے ساتھ ان کارٹون فلموں کے موضوعات بتانے شروع کر دیئے بلکہ حیرت انگیز طور پر کچھ بچوں نے اس بات کی نشاندہی بھی کی کہ ان میں سے بعض کارٹون اچھے نہیں ہوتے۔ جو کارٹون فلمیں کارٹون نیٹ ورک سے نشر کی جاتی ہیں ان میں سے چند کے بارے میں کچھ معروضات پیش خدمت ہیں۔

کیپ کینڈی

یہ کارٹون اردو ڈبنگ کے ساتھ بھی پیش کیا جاتا ہے مگر اردو میں بھی مغربی طرز تخاطب اور مغربی تہذیب کے بعض ایسے شعائر جو ہمارے یہاں بدتہذیبی میں شمار کئے جاتے ہیں، موجود ہیں۔

ننجا ٹرٹل

یہ کارٹون بھی اردو ڈبنگ کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے اور اس کا عمومی موضوع چند دشمنوں سے جنگ اور بالآخران کو شکست سے دوچار کرنا ہوتا ہے۔

ایڈم فیملی

یہ فلم انگریزی زبان میں نشر کی جاتی ہے اور اس میں جنوں، بھوتوں اور چڑیلوں پر مشتمل کردار کام کرتے ہیں۔

ٹام اینڈ جیری

اس کارٹون فلم میں چوہے اور بلی کے درمیان مقابلہ ہوتا ہے۔

دی ماسک

یہ فلم دشمنوں سے مقابلہ پر مشتمل ہے۔

تھنڈر کیٹ ''مامرا''

یہ فلم ایک تخریبی کردار پر مشتمل ہے جس میں تھنڈر کیٹ کا مقابلہ ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ پوپائے شو اور کمی ہاؤس جیسے پرانے اور نسبتاً بہتر کارٹون بھی دکھائے جاتے ہیں۔ تاہم دی ماسک 'تھنڈر کیٹ' جانی کوئسٹ اور کیپٹن پلانیٹ اپنے اندر ثقافتی یلغار لئے ہوئے ہیں۔ ان کارٹون فلموں کے ناظر بچے اپنی اپنی پسند کے کارٹون فلموں کے ہیرو کا سا انداز اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنے ہم عمر بچوں سے مار دھاڑ اور جنگ وجدل کا کھیل کھیلتے ہیں، توڑ پھوڑ اور اٹھا پٹخ والے کھیلوں کو پسند کرتے ہیں اور اپنے پسندیدہ کارٹونوں کے ڈائیلاگ صحیح یا غلط تلفظ اور ادائیگی کے ساتھ بولنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کارٹون فلموں کے جو منفی اثرات بچوں پر مرتب ہو رہے ہیں ان سے والدین کی عدم واقفیت کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ ذہنی ونفسیاتی اثرات ایک نظر میں دکھائی دی جانے والی چیز نہیں ہیں۔

عالمی معلومات

محمد سہیل قیصر ہاشمی

بڑا کنکریٹ ڈیم

امریکہ کی ریاست واشنگٹن میں دریائے کولمبیا پر بنایا جانے والا ''گرانڈ کولی'' ڈیم جو 1933ء سے 1942ء میں تعمیر ہوا اس کی لمبائی 1272 میٹر (4173 فٹ) اور اونچائی 168 میٹر (548 فٹ) ہے۔ اس ڈیم کی تیاری میں تقریباً 1959500 ٹن کنکریٹ استعمال کیا گیا۔

اونچا کنکریٹ ڈیم

سوئٹزرلینڈ کے دریائے کینز پر بنایا گیا گراونڈ ڈکینز ڈیم سب سے اونچا کنکریٹ ڈیم ہے جس کی اونچائی 285 میٹر (935 فٹ) اور لمبائی 700 میٹر (2297 فٹ) ہے۔ یہ ڈیم 1953ء سے 1961ء میں تعمیر کیا گیا۔

سب سے مضبوط ڈیم

دنیا کا مضبوط ڈیم روس کے دریا ''ینی سی'' پر بنایا گیا ہے۔ جس کا نام ''سیانو شوشینس کایا'' ہے۔ یہ ڈیم جو 18 ملین ٹن وزن برداشت کرسکتا ہے، 1987ء میں مکمل ہوا۔ اس کی اونچائی 245 میٹر (804 فٹ) ہے۔

سب سے لمبا ڈیم

دنیا کا سب سے لمبا ڈیم ''کیوڈیم'' ہے جو یوکرین میں دریائے نیپر پر بنایا گیا ہے۔ یہ ڈیم 1964ء میں مکمل ہوا۔ اس کی لمبائی 41.2 کلومیٹر (22.6 میل) ہے۔

سب سے بڑا ڈیم

دنیا میں سب سے بڑا ڈیم ''روگن'' ڈیم ہے اور یہ دریائے وخاش پر بنایا گیا ہے۔ یہ ڈیم تاجکستان میں واقع ہے اور اس کی اونچائی 1099 فٹ ہے جبکہ دوسرے نمبر پر نیورک ڈیم ہے۔ یہ بھی تاجکستان میں دریائے وخاش پر بنایا گیا ہے۔ اس کی اونچائی 984 فٹ ہے۔

قدیم ترین قومی لائبریری

نیشنل لائبریری آف دی چیک ری پبلک دنیا کی قدیم ترین لائبریری ہے جو 1366ء میں قائم ہوئی۔

سب سے بڑی لائبریری

واشنگٹن امریکہ کی کانگریس لائبریری دنیا کی سب سے بڑی لائبریری ہے۔ یہ 1800ء میں قائم کی گئی۔ اس میں 2 کروڑ 46 لاکھ 16 ہزار 867 سے زائد کتب ہیں۔ اس کے بعد بیجنگ چین کی نیشنل لائبریری ہے جو 1909ء میں قائم کی گئی اس میں دو کروڑ سے زائد کتب ہیں۔

سب سے زیادہ جامعات کا اعزاز

بھارت کو دنیا میں یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کی سرزمین پر جامعات کی تعداد سب سے زیادہ ہے اور یہ 8407 ہے۔ اس

کے بعد امریکہ کا نمبر آتا ہے۔جس میں جامعات کی تعداد 5758 ہے۔

سب سے طویل تعلیمی سال رکھنے والا ملک

چین دنیا کا وہ ملک ہے جہاں حکومت کا منظور کردہ 251 یوم طویل تعلیمی سال ہوتا ہے۔دوسرے نمبر پر جاپان ہے جس کا تعلیمی سال 243 یوم پر مشتمل ہوتا ہے۔

سب سے زیادہ ڈاک خانے

دنیا بھر میں سات لاکھ 70 ہزار ڈاک خانوں میں سے سب سے زیادہ ڈاک خانے بھارت میں موجود ہیں۔ان کی تعداد ایک لاکھ 54 ہزار 52 ہے۔اس کے بعد چین میں ایک لاکھ 17 ہزار 52 ڈاک خانے ہیں۔

طویل ترین ریلوے نیٹ ورک

دنیا کا طویل ترین ریلوے نیٹ ورک امریکہ میں واقع ہے۔اس کی پٹڑی کی کل لمبائی دو لاکھ چالیس ہزار کلو میٹر ہے۔اس کے بعد روس کے پاس طویل ترین نیٹ ورک ہے۔اس کی پٹڑی کی کل لمبائی ایک لاکھ پچاس ہزار کلومیٹر ہے۔

طول ترین ریل کی سرنگ

جاپان میں واقع سائی کان نامی ریل کی سرنگ دنیا کی طویل ترین ریل کی سرنگ ہے۔ یہ 1988ء میں مکمل ہوئی۔ اس کی کُل لمبائی 53.90 کلو میٹر ہے اس کے بعد 1994ء میں مکمل ہونے والی چینل ٹنل ہے۔ جو فرانس اور انگلینڈ میں واقع ہے۔اس کی لمبائی 49.94 کلومیٹر ہے۔

لمبے عرصے تک حکمرانی کرنے والے موجودہ عالمی راہنما

توگو کے صدر جنرل گرینگ ہائی لمبے عرصے تک حکمرانی کرنے والے موجودہ عالمی راہنما ہیں۔ وہ اپنے عہدے پر 14 اپریل 1967ء کو فائز ہوئے۔

سب سے بڑے پروں والی تتلی

کوئن الیگزینڈرا برڈونگ نامی تتلی سب سے بڑے پروں والی تتلی سمجھی جاتی ہے۔اس کے پروں کا اوسط پھیلاؤ 11 انچ ہے۔

بھاری ترین شارک مچھلی

ویل شارک نامی مچھلی بھاری ترین شارک مچھلی سمجھی جاتی ہے۔ اس کا وزن 30500 کلوگرام ہوتا ہے۔

تیز رفتار مچھلی

سیل فش تیز رفتار مچھلی سمجھی جاتی ہے۔ اس کی رفتار 112 کلومیٹر فی گھنٹہ ہے۔اس کے بعد مارلن مچھلی آتی ہے۔اس کی رفتار 80 کلومیٹر فی گھنٹہ ہے۔

بھاری ترین آبی ممالیہ

بلیو ویل نامی ممالیہ بھاری ترین ممالیہ سمجھا جاتا ہے۔اس کا وزن 137 ٹن اور لمبائی 33.5 میٹر ہے۔

دنیا کا طویل القامت جانور

دنیا کا سب سے لمبا جانور زرافہ ہے جو افریقہ میں پایا جاتا ہے۔اس کی اونچائی 4.7 سے 5.3 میٹر (15 فٹ 5 انچ سے 17 فٹ 5 انچ) کے درمیان ہوتی ہے۔

سب سے بڑا رینگنے والا جانور

نمکین پانی کا مگرمچھ ایسٹورائن دنیا کا سب سے بڑا رینگنے والا جانور ہے اس مگرمچھ کی کُل لمبائی 7 میٹر (23 فٹ) ہوتی ہے۔

خشکی کا طویل القامت جانور

خشکی کا طویل القامت جانور جالی دار

اژدھا ہے جس کی لمبائی 35 فٹ ہے۔

دنیا کا طویل دریا

دنیا کا طویل دریا دریائے نیل ہے جو مصر، سوڈان، تنزانیہ اور یوگنڈا سے ہو کر گزرتا ہے اس کی لمبائی 6670 کلومیٹر ہے۔ اس کے بعد دریائے ایمزون کا نمبر آتا ہے اس کی لمبائی 6448 کلومیٹر ہے اور یہ پیرو، برازیل سے ہو کر گزرتا ہے۔

دنیا کا گہرا دریا

میری پاناس نامی دریا دنیا کا گہرا دریا ہے اس کی گہرائی 10924 میٹر ہے اس کے بعد تونگا کا نمبر آتا ہے۔ اس کی گہرائی 10800 میٹر ہے۔

دنیا کا گہراترین سمندر

بحر الکاہل دنیا کا گہرا ترین سمندر مانا جاتا ہے۔ اس کی اوسط گہرائی 1325 فٹ اور زیادہ سے زیادہ گہرائی 35837 فٹ ہے اس کے بعد بحر ہند کا نمبر آتا ہے جس کی زیادہ سے زیادہ گہرائی 24460 فٹ اور اوسط گہرائی 13002 فٹ ہے۔

سب سے بڑی بندرگاہ

پورٹ آف نیویارک امریکہ دنیا کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔ یہ 238 مربع کلومیٹر (92 میل) لمبی ہے اس بندرگاہ پر ایک وقت میں 391 جہاز لنگر انداز ہو سکتے ہیں۔

سب سے خوبصورت بندرگاہ

دنیا کی سب سے خوبصورت بندرگاہ سڈنی، آسٹریلیا میں واقع ہے۔

سب سے بڑا ہوائی اڈہ

کنگ خالد انٹرنیشنل ایئر پورٹ ریاض سعودی عرب دنیا کا سب سے بڑا ہوائی اڈہ ہے۔ اس کا کل رقبہ 86 مربع میل (221 کلومیٹر) ہے یہ 14 نومبر 1983ء کو کھولا گیا۔

سب سے بلند ترین ہوائی اڈہ

لاسا ایئر پورٹ تبت چین دنیا کا سب سے بلند ترین ہوائی اڈہ ہے۔ یہ سمندر سے 14315 فٹ اونچا ہے۔

پست ترین ہوائی اڈہ

نیدر لینڈ کے شہر ایمسٹر ڈیم کا شہائی پول نامی ہوائی اڈہ سطح سمندر سے 15 فٹ (4.5 میٹر) نیچے واقع ہے۔

معروف ترین ہوائی اڈہ

دنیا کا معروف ترین ہوائی اڈہ امریکہ میں ہولی فیلڈ میں واقع ہے اس کا نام چائی گو انٹرنیشنل ایئر پورٹ ہے۔ یہاں ہر 40.4 سیکنڈ میں فلائٹ آتی اور جاتی ہے۔

سب سے بلند ترین چوٹی

دنیا کی سب سے بلند ترین پہاڑی چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ ہے جو نیپال اور چین میں واقع ہے۔ اسے برطانیہ اور نیوزی لینڈ کے کوہ پیماؤں نے سب سے پہلے 29 مئی 1953ء کو سر کیا۔ اس کی اونچائی 29035 فٹ ہے۔

سرد ترین علاقہ

دنیا کا سرد ترین علاقہ انٹارکٹکا کا وسٹوک نامی علاقہ ہے جس کا درجہ حرارت 892c°- ہوتا ہے۔

گرم ترین علاقہ

لیبیا کا علاقہ الفریزہ دنیا کا گرم ترین علاقہ ہے جہاں درجہ حرارت 58c° ہے۔

دنیا کا متحرک آتش فشاں جزیرہ

دنیا کا سب سے زیادہ متحرک آتش فشاں جزیرہ ساٹرا انڈونیشیا میں واقع ہے۔ اس کا کل رقبہ 443.066 مربع

کلو میٹر ہے۔

سب سے بڑی آبی گزرگاہ

چین میں دنیا کی سب سے بڑی آبی گزرگاہ ہے جس کا رقبہ 11000 کلومیٹر ہے۔ اس کے بعد روس کا نمبر ہے جس کی آبی گزرگاہ 10100 کلومیٹر ہے۔

جنگِ عظیم اوّل کی بڑی فوجی تعداد

جنگ عظیم اول میں روس کے فوجیوں کی تعداد سب سے زیادہ تھی۔ یہ تعداد 12000,000 تھی۔

جنگِ عظیم دوم کی بڑی فوجی تعداد

جنگ عظیم دوم میں روس کی فوجیوں کی تعداد سب سے بڑی تھی یہ تعداد 125000,000 تھی۔

مقبول ترین سپر سٹور

خوردہ فروشی میں دنیا کا سب سے بڑا ادارہ وال مارٹ ہے۔ اس کے بانی سام ویلٹن نے اس کی بنیاد 1962ء میں آرکنساس امریکہ میں رکھی۔ یہ دس ممالک میں چار ہزار سے زائد مختلف اشیاء کی فروخت کا ریکارڈ رکھتے ہیں۔ اس وقت دنیا بھر میں اس اسٹورز پر کام کرنے والے افراد کی تعداد ساڑھے گیارہ لاکھ سے زائد ہے۔

قیمتی معدنیات کی پیداوار

ہیروں کی زائد پیداوار میں قیمت کے اعتبار سے اولین ممالک میں بوٹسوانا سرفہرست ہے۔ دوسرے نمبر پر روس ہے۔

سونے کی پیداوار کے لحاظ سے اولین ممالک میں سرفہرست جنوبی افریقہ ہے جبکہ دوسرے نمبر پر امریکہ ہے۔

چاندی کی سالانہ پیداوار کے لحاظ سے اولین ممالک میں سرفہرست میکسیکو ہے جبکہ دوسرے نمبر پر امریکہ ہے۔

کوئلہ کی پیداوار والے اولین ممالک میں سرفہرست امریکہ ہے جبکہ دوسرے نمبر پر چین ہے۔

لوہے کی پیداوار کے لحاظ سے اولین ممالک میں چین سرفہرست ہے جبکہ دوسرے نمبر پر جاپان ہے۔

نمک پیدا کرنے والے ممالک میں امریکہ سرفہرست ہے اور چین دوسرے نمبر پر ہے، جبکہ نمک کی سب سے بڑی کان پاکستان میں کھیوڑہ کے مقام پر ہے۔

تیل پیدا کرنے والے ممالک میں سعودی عرب پہلے اور امریکہ دوسرے نمبر پر ہے۔

قدرتی گیس پیدا کرنے والے ممالک میں روس پہلے اور امریکہ دوسرے نمبر پر ہے۔

سب سے لمبی دیوار

دیوار چین دنیا کی سب سے لمبی دیوار ہے اس کی لمبائی 2150 میل (3460 کلومیٹر) ہے۔

طویل ترین جنگ

انگلینڈ اور فرانس کے درمیان لڑی جانے والی جنگ، جسے سوسالہ جنگ کا نام دیا گیا، دنیا کی طویل ترین جنگ کہلاتی ہے۔ یہ جنگ 1338ء سے 1453ء تک لڑی گئی یعنی 115 سال تک یہ جنگ لڑی گئی۔

مختصر ترین جنگ

تنزانیہ اور انگلینڈ کے درمیان 27 اگست 1896ء میں لڑی جانے والی جنگ مختصر جنگ کہلاتی ہے۔ یہ 39.58 منٹ تک جاری رہی اور یہ صبح 9.02 سے 9.40 تک لڑی گئی۔

چاند پر سب سے پہلے قدم رکھنے والا آدمی

امریکہ کے نیل آرم اسٹرانگ دنیا کے پہلے شخص ہیں، جنہوں نے 21

جولائی 1969ء کو چاند پر قدم رکھا۔

خلا میں سب سے پہلا مسلمان شخص

سعودی عرب کے شہزادہ سلطان سلیمان السعود پہلے مسلمان ہیں ب جنہوں نے خلا میں سب سے پہلے قدم رکھا۔ یہ کارنامہ انہوں نے جون 1985ء میں سرانجام دیا۔

کھیلوں کی سب سے بڑی تقریب

اولمپک گیمز کھیلوں کی سب سے بڑی تقریب قرار دی جاتی ہے جبکہ دوسری بڑی تقریب ورلڈ فٹ بال کھیلوں کی تقریب ہوتی ہے۔

دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت

دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت انڈیا کی ہے۔

سب سے کم عمر سول جج

پاکستان کے محمد الیاس دنیا کے سب سے کم عمر جج ہیں۔ انہوں نے یہ اعزاز 20 سال اور 9 ماہ کی عمر میں حاصل کیا۔

☆☆☆☆

مسلم قومیت کی بنیاد

مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد صرف کلمۂ توحید ہے نہ وطن نہ نسل۔ ہندوستان کا جب پہلا فرد مسلمان ہوا تو وہ پہلی قوم کا فرد نہیں رہا تھا۔ وہ ایک الگ قوم کا فرد بن گیا تھا۔ آپ نے غور فرمایا کہ پاکستان کے مطالبے کا جذبۂ محرکہ کیا تھا؟ اس کی وجہ نہ ہندوؤں کی تنگ نظری تھی نہ انگریزوں کی چال۔ یہ اسلام کا بنیادی مطالبہ تھا۔

(مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ۸ مارچ ۱۹۴۴ء)

کرکٹی پہیلیاں

دنیائے کرکٹ کی بھول بھلیوں میں لے جانے والا پُر لطف معمہ

ہمارے ہاں کئی قسم کے لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ کرکٹ کی ساری معلومات سے واقف ہیں۔مگر ان سے سوال کریں تو عموماً وہ آئیں بائیں شائیں کرنے لگتے ہیں۔ذیل میں ہماری قوم کے پسندیدہ کھیل سے متعلق سوال پیش ہیں جو ان میں سے نصف کے جواب بھی دے دیں وہ یقیناً اس کھیل سے اچھی واقفیت رکھتے ہیں۔

☆-مردوں اور خواتین کی کرکٹ ٹیم میں وہ واحد قانون کون سا ہے جو دونوں کے لئے مختلف ہوتا ہے۔

☆-پاکستان کی ہاکی ٹیم کے اس سابق کپتان کا نام بتایئے جو فرسٹ کلاس کرکٹ میں بھی حصہ لے چکے ہیں۔

☆-وہ کون سے دس طریقے ہیں جن میں سے کسی ایک کے ذریعہ بلے باز آؤٹ ہوسکتا ہے۔

☆-اس بھارتی باؤلر کا نام بتایئے جس نے ایک اننگ میں مسلسل 21 میڈن اوور پھینکے۔

☆-بالر کا پاؤں جیسے ہی بالنگ کریز سے آگے نکلا امپائر نے چلا کر نوبال کہا لیکن بالر نے گیند نہیں پھینکی بلکہ اپنے ہاتھ ہی میں رکھی؛ امپائر کا فیصلہ کیا ہوگا۔

☆-سر ڈان بریڈ مین نے اپنی آخری ٹیسٹ اننگ میں کتنے رن بنائے تھے۔

☆-بلے باز نے اسٹروک کھیلنے کے بعد ایک رن مکمل کیا اس دوران ایک کتا میدان میں داخل ہوا اور گیند منہ میں لے کر باؤنڈری کے باہر چلا گیا اس صورت میں امپائر بلے باز کو کتنے رن دے گا۔

☆-نوبال پر ایک کھلاڑی کل کتنے طریقوں سے آؤٹ ہوسکتا ہے۔

☆-ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے پہلے رن آؤٹ ہونے والے کھلاڑی کا نام بتایئے۔

☆-اس واحد کھلاڑی کا نام بتایئے جس نے فرسٹ کلاس کرکٹ میں دو مرتبہ پانچ سو سے زیادہ رنز کی پارٹنر شپ میں حصہ لیا۔

☆-52 سال 165 دن کی عمر میں ٹیسٹ کھیلنے والے عمر رسیدہ کھلاڑی کا نام بتایئے۔

☆-بالر کے پھینکے ہوئے باؤنسر سے بلے باز نے بچنے کی کوشش کی اس کا توازن بگڑ گیا بلا اس کے دائیں ہاتھ میں رہا جبکہ گیند بائیں ہاتھ کے گلوز سے لگ کر اُچھلی جسے فیلڈر نے کیچ کر لیا؛ امپائر کا فیصلہ کیا ہوگا۔

☆-ٹیسٹ کرکٹ میں پاکستان کی طرف

سے تیز ترین سنچری کس نے بنائی۔

☆-وہ ٹیسٹ کن ممالک کے درمیان ہوا جس میں بارہ کھلاڑی ایل بی ڈبلیو آؤٹ ہوئے۔

☆-فرسٹ کلاس کرکٹ میں سب سے بڑی فتح ایک انگ 851 رنز سے ہوئی بتایئے یہ فتح کس ٹیم نے کس ٹیم کے خلاف حاصل کی۔

☆-بلے باز کا کھیلا گیا شاٹ قریبی فیلڈر کے ہیلمٹ سے لگ کر اُچھلا اور کیچ ہوگیا وہ آؤٹ ہوگا یا ناٹ آؤٹ۔

☆-اس بالر کا نام بتایئے جس نے فرسٹ کلاس کرکٹ کی ایک انگ میں صرف دس رنز کے عوض دس وکٹیں حاصل کیں۔

☆-کس مشہور امپائر نے اپنے گھر کا نام 'دی وکٹ' رکھا ہے۔

☆-کس ملک نے انگلستان کے پہلے ہی دورے میں ٹیسٹ میچ میں اسے شکست دی۔

☆-ایک ٹیم کو میچ جیتنے کے لئے دو رنز کی ضرورت ہے اس کے آخری بلے باز نے اونچا شارٹ کھیلا جسے فیلڈر نے کیچ کر لیا لیکن کیچ سے قبل بلے باز نے بھاگ کر دو رنز مکمل کر لیے میچ کا فیصلہ کیا ہوگا۔

☆-ٹیسٹ کرکٹ میں ہینڈلڈ دی بال اور آبسٹرکٹنگ دی فیلڈ کے ذریعے آؤٹ ہونے والے پہلے کھلاڑی کون تھے۔

☆-اگر ایک بالر اوور دی وکٹ گیند کر رہا ہو اور وہ امپائر کو بتائے بغیر راؤنڈ دی وکٹ گیند پھینکے تو کیا ہوگا۔

☆-گولڈن ڈک سے کیا مراد ہے۔

☆-وہ کون سے دو شہر ہیں جہاں تین مختلف میدانوں میں ٹیسٹ میچ کھیلے جا چکے ہیں۔

☆-ایسے ٹیسٹ میچوں کی تعداد بتایئے جن میں کسی ٹیم کو فالو آن ہوا ہو لیکن میچ اسی ٹیم نے جیتا ہو۔

☆-انگلستان کی سرزمین پر پہلا ٹیسٹ میچ کب کھیلا گیا۔

☆-ٹیسٹ کرکٹ کھیلنے والے تمام ممالک نے اپنا پہلا ٹیسٹ انگلستان کے خلاف کھیلا سوائے ایک ملک کے' اس ملک کا نام بتایئے۔

☆-اگر بالنگ اینڈ پر کھڑا ہوا بلے باز فیلڈنگ میں مداخلت کرتے ہوئے کیچ نہ پکڑنے دے تو آبسٹرکٹنگ دی فیلڈ آؤٹ کے تحت شاٹ کھیلنے والا بیٹسمین آؤٹ ہوگا یا مداخلت کرنے والا۔

☆-499 رنز کی تاریخی اننگز کھیل کر حنیف محمد کس طرح آؤٹ ہوئے۔

☆-کیا ایک بلے باز وائیڈ بال پر اسٹمپ آؤٹ ہو سکتا ہے۔

☆-پاکستان کے کس بالر نے فرسٹ کلاس میچ کی ایک انگ میں دس کی دس وکٹیں حاصل کیں۔

☆-فرسٹ کلاس کرکٹ میں اب تک کونسا کھلاڑی ایک ہی میچ کی دونوں اننگز میں سب سے زیادہ مرتبہ سنچریاں بنا چکا ہے۔

☆-دنیا کا سب سے بڑا کرکٹ اسٹیڈیم کس شہر میں واقع ہے۔

☆-فرسٹ کلاس کرکٹ کا ایک منفرد عالمی ریکارڈ تین بھائیوں کا ایک ہی انگ میں سنچریاں بنانا ہے' کیا آپ ان بھائیوں کے نام بتا سکتے ہیں۔

☆-بالنگ اینڈ پر کھڑا بلے باز کتنے طریقوں سے آؤٹ ہو سکتا ہے۔

☆-27 جون 1982ء کو اولڈ ٹریفورڈ میں کس کھلاڑی نے انگلستان کے باب

وِلس کے ایک اوور میں چھ چوکے لگا کر ایک عالمی ریکارڈ قائم کیا تھا۔

☆-حنیف محمد کے علاوہ اور کس پاکستانی کھلاڑی نے فرسٹ کلاس میچ کی ایک اننگ میں چار سو سے زیادہ رن بنائے ہیں۔

☆-اس کھلاڑی کا نام بتایئے جس نے صرف سات ٹیسٹ میں ایک ہزار رنز مکمل کیئے۔

☆-ایک روزہ بین الاقوامی کرکٹ میں سب سے پہلے سو وکٹیں حاصل کرنے والے بالر کون ہیں۔

☆-وہ کون سی واحد پوزیشن ہے جہاں متبادل کھلاڑی کے فیلڈنگ کرنے پر مخالف کپتان اعتراض کرسکتا ہے۔

☆-سنیل گواسکر نے اپنے ہم عصر کھلاڑیوں کے بارے میں اپنی تحریر کردہ کتاب ’آئیڈیلز‘ میں کس کھلاڑی کو ایف سولہ قرار دیا ہے۔

☆-ویسٹ انڈیز کے اس کھلاڑی کا نام بتایئے جس نے انگلستان میں ہائی کمشنر کے فرائض بھی انجام دیئے۔

☆-بلے باز نے اونچا شاٹ کھیلا‘ گیند بالر کے ہاتھ سے لگ کر وکٹ پر لگی اس وقت بالنگ اینڈ پر موجود بلے باز کریز سے باہر تھا لیکن گیند وکٹ پر لگ کر مزید اچھلی جسے مڈآن پر کھڑے فیلڈر نے کیچ کرلیا۔ بتایئے اس صورت میں کون سا بلے باز آؤٹ ہوگا‘ شاٹ کھیلنے والا کیچ آؤٹ ہوگا یا مخالف سمت میں موجود بلے باز رن آؤٹ۔

☆-آسٹریلیا کی ہاکی ٹیم کے اس کپتان کا نام بتایئے جس نے بحیثیت متبادل کھلاڑی ٹیسٹ کرکٹ میں بھی حصہ لیا۔

☆-1959ء میں کراچی کے نیشنل سٹیڈیم میں کھیلا گیا وہ میچ پاکستان نے کس ملک کے خلاف کھیلا تھا جسے کچھ دیر کے لئے امریکی صدر آئزن ہاور نے بھی دیکھا۔

☆-پاکستان کی طرف سے سب سے زیادہ ٹیسٹ سیریز میں سب سے زیادہ سنچریاں بنانے کا اعزاز کس کھلاڑی کو حاصل ہے۔

☆-ایک بلے باز کتنی دیر تک میدان میں داخل نہ ہو تو امپائر اسے آؤٹ قرار دے سکتا ہے۔

☆-پہلا ایک روزہ بین الاقوامی کرکٹ میچ کن ممالک کے درمیان کھیلا گیا اور کب؟

☆-اس واحد کھلاڑی کا نام بتایئے جس نے ٹیسٹ کرکٹ میں مجموعی طور پر ایک ہزار سے زیادہ رن بنائے‘ سو سے زیادہ وکٹیں حاصل کیں اور سو سے زیادہ کیچ پکڑے۔

☆-ایک روزہ بین الاقوامی کرکٹ میں پہلی ہیٹ ٹرک کرنے والے بالر کا نام بتایئے۔

☆-ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے پہلے کون سے پاکستانی کھلاڑی 99 کے اسکور پر آؤٹ ہوئے۔

☆-جب 1919ء میں دو ہوا باز کیتھ اسمتھ اور روس اسمتھ پہلی مرتبہ ہوائی جہاز کے ذریعے انگلستان سے آسٹریلیا پہنچے تو اسی سال آسٹریلیا کے شہر میلبورن میں ایک بچہ پیدا ہوا جس کے نام کا ابتدائی جزو ان دونوں ہوابازوں کے نام پر کیتھ روس رکھا گیا۔ بعد میں وہ بچہ دنیائے کرکٹ کا ایک نامور آل راونڈر بنا‘ نام بتایئے۔

☆-اس کھلاڑی کا نام بتایئے جس نے فرسٹ کلاس کرکٹ میں 12 مرتبہ

اپنی سنچری ہو منٹ سے کم وقت میں مکمل کی۔

☆-آسٹریلیا کے خلاف جس ٹیسٹ اننگ میں سرفراز نواز نے نو وکٹیں حاصل کیں۔اس میں دسویں وکٹ کس نے حاصل کی۔

☆-ایک بلے باز بالر کے پھینکے ہوئے باؤنسر سے اپنا سر بچانے میں تو کامیاب ہوگیا لیکن اس کی ٹوپی وکٹوں پر آگری جس سے بیلز نیچے آ رہیں' بتایئے امپائر بلے باز کو کس طرح آؤٹ قرار دے گا۔

☆-ویسٹ انڈیز کے کس کھلاڑی کو بریڈ مین کہا جاتا ہے۔

☆-بلے باز کے کھیلے ہوئے اونچے شاٹ پر گیند امپائر کے کندھے پر لگی جسے زمین پر گرنے سے قبل قریب کھڑے فیلڈر نے کیچ کر لیا۔اس صورت میں امپائر کیا فیصلہ دے گا۔

☆-اس کھلاڑی کا نام بتایئے جس نے مسلسل پانچ ٹیسٹ اننگز میں سنچریاں بنائیں۔

☆-سب سے کم ٹیسٹ میں سو وکٹیں حاصل کرنے والے بالر کا نام بتایئے۔

☆-کن ممالک کے درمیان کھیلے گئے ایک ٹیسٹ میں تین کھلاڑی 99 کے اسکور پر آؤٹ ہوئے۔

☆-اگر گیند میدان میں رکھے ہوئے فلیڈر کے ہلمٹ سے ٹکرا جائے تو بلے بازی کرنے والی ٹیم کو پانچ اضافی رن ملتے ہیں۔بتایئے ٹیسٹ کرکٹ میں اس طرح کا واقعہ پہلی مرتبہ کس سن میں پیش آیا اور کس بلے باز کے ساتھ۔

☆-کس ٹیم نے انگلستان کو پہلی مرتبہ انگلستان ہی میں پانچ ٹیسٹ سیریز میں 0-5 سے شکست دے کر ایک نئی تاریخ مرتب کی۔

☆-2 جولائی 1969ء کو سیون ملز کے مقام پر ایک روزہ میچ میں ویسٹ انڈیز کو دنیائے کرکٹ کے ایک غیر معروف ملک نے نو وکٹوں سے شکست دے کر تہلکہ مچا دیا تھا۔ملک کا نام بتایئے۔

☆-ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے زیادہ مرتبہ صفر پر آؤٹ ہونے والے کھلاڑی کا نام بتایئے۔

☆-اس ملک کا نام بتایئے جس نے ہر ملک کے خلاف اپنی پہلی ہی ٹیسٹ سیریز میں کم از کم ایک ٹیسٹ ضرور جیتا۔

جوابات

☆-خواتین کے لئے گیند پانچ اونس کی ہوتی ہے جبکہ مردوں کے ساڑھے پانچ یا پونے چھ اونس کی۔

☆-اصلاح الدین

☆-بولڈ' کیچ' ہٹ وکٹ' ایل بی ڈبلیو' اسٹمپ' رن آؤٹ' ہینڈلڈ دی بال' آبسٹرکٹنگ دی فیلڈ' ہٹ دی بال ٹوائس' ٹائم آؤٹ

☆-آر جی ندکارنی

☆-امپائر ڈیڈ بال قرار دے گا۔

☆-صفر

☆-امپائر ڈیڈ بال قرار دے گا لیکن بننے والا رن اسکور میں شامل ہوگا۔

☆-چار طریقوں سے
رن آؤٹ' ہینڈلڈ دی بال' آبسٹرکٹنگ دی فیلڈ' ہٹ دی بال ٹوائس

☆-ڈبلیو' ڈبلیو گریگوری (آسٹریلیا بمقابلہ انگلینڈ بمقام ملبورن 1877ء)

☆-سر فرینک وورل

☆-دلفرڈ رہوڈز

☆-ناٹ آؤٹ کیونکہ گیند جس ہاتھ پر لگی اس میں بیٹ نہیں تھا۔

☆-ماجد خان (113 منٹ بمقابلہ

نیوزی لینڈ بمقام کراچی 1975-76ء)

☆-انگلینڈ بمقابلہ ویسٹ انڈیز بمقام لارڈز' نیوزی لینڈ بمقابلہ ویسٹ انڈیز بمقام ڈینڈن

☆-ریلویز نے ڈیرہ اسماعیل خاں کے خلاف لاہور میں 1964-65ء میں۔

☆-ناٹ آؤٹ

☆-ایچ ورائٹی (یارک شائر بمقابلہ ناٹنگھم شائر بمقام لیڈز 1932ء)

☆-ڈکی برڈ

☆-پاکستان

☆-بیٹنگ کرنے والی ٹیم میچ ہار گئی کیونکہ کیچ ہونے کی صورت میں دوڑ کر بنائے ہوئے رن بلے باز کو نہیں ملتے۔

☆-بالترتیب ڈبلیو آر ہینڈرن (جنوبی افریقہ بمقابلہ انگلینڈ بمقام کیپ ٹاؤن 1956-57ء) کین ہٹن (انگلینڈ بمقابلہ جنوبی افریقہ بمقام اوول 1951ء)

☆-امپائر نو بال قرار دے گا۔

☆-اگر کوئی کھلاڑی میچ کی پہلی ہی گیند پر صفر پر آؤٹ ہو جائے۔

☆-بمبئی (بھارت) اور جوہانسبرگ (جنوبی افریقہ)

☆-دو مرتبہ (پہلی مرتبہ 1894ء میں انگلینڈ نے آسٹریلیا کو سڈنی میں فالوآن کے بعد شکست دی جبکہ دوسری مرتبہ بھی انگلینڈ نے آسٹریلیا کو 1981ء میں لیڈز میں شکست دی۔

☆-اوول 1880ء میں۔

☆-پاکستان جس نے اپنا پہلا ٹیسٹ بھارت کے خلاف کھیلا۔

☆-شارٹ کھیلنے والا بلے باز آؤٹ ہوگا

☆-رن آؤٹ

☆-جی ہاں

☆-شاہد محمود (کراچی وہائٹس بمقابلہ خیر پور کراچی 1969-70ء)

☆-ظہیر عباس (آٹھ مرتبہ)

☆-میلبورن (آسٹریلیا)

☆-حنیف محمد' وزیر محمد' رئیس محمد (کراچی بمقابلہ کمبائنڈ سروسز بمقام کراچی 1954-55)

☆-تین طریقوں سے

رن آؤٹ'

ہینڈلڈ دی بال'

آبسٹرکٹنگ دی فیلڈ

☆-سندیپ پاٹل (بھارت)

☆-آفتاب بلوچ (428 رنز سندھ بمقابلہ بلوچستان بمقام کراچی 1973-74ء)

☆-سرڈان بریڈمین

☆-ڈینس للی

☆-وکٹ کیپر

☆-عمران خان

☆-سرلیری کانسٹنفائین

☆-شاٹ کھیلنے والا بلے باز کیچ آؤٹ ہوگا

☆-چارلس ورتھ

☆-آسٹریلیا

☆-مدثر نذر (چار سنچریاں بمقابلہ بھارت 1982-83ء)

☆-دومنٹ

☆-آسٹریلیا اور انگلینڈ کے درمیان 5 جنوری 1971ء کو میلبورن میں۔

☆-سرگارفیلڈ سوبرز

☆-جلال الدین

☆-مقصود احمد

☆-کیتھ ملر

☆-اے ایل حیسپ

☆-کسی نے نہیں بلکہ رن آؤٹ

☆-ہٹ وکٹ

☆-جارج ہیڈلے

☆-بلے باز کیچ آؤٹ قرار دیا جائے گا

☆-ایورٹن ویکس (ویسٹ انڈیز)

☆-جارج لوہمین (انگلینڈ) جس نے صرف 16 ٹیسٹ میں 100 وکٹیں حاصل کیں۔

☆-پاکستان بمقابلہ انگلینڈ بمقام کراچی 1972-73ء

☆-ڈیوڈ گاور (انگلینڈ بمقابلہ آسٹریلیا بمقام لارڈز 1980ء صدی ٹیسٹ میں)

☆-ویسٹ انڈیز (1984ء)

☆-آئرلینڈ

☆-چندر شیکھر (بھارت)

☆-پاکستان

☆☆☆☆

ارشادِ قائد

یہ شکست خوردہ ذہنیت کی انتہا ہے کہ اپنے آپ کو دوسروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے۔ مسلمانوں کو ایک عظیم قوت بنانے کے لئے اپنی روحوں کو دوبارہ تسخیر کر کے ان عظیم روایات اور اصولوں پر سختی سے جم جانا چاہئے جو ان کے زبردست اتحاد کی بنیاد ہیں۔

(اجلاس مسلم لیگ لکھنؤ ۱۵-اکتوبر ۱۹۳۷ء)

ہماری دستاویزی فلمیں

نمبرشمار	نام	دورانیہ
1	علامہ اقبال 35MM/VHS (بلیک اینڈ وائٹ)	30 منٹ
2	آرکیٹیکچر ان پاکستان 35MM/VHS	20 منٹ
3	آرٹ ان پاکستان (انگلش) 35MM/VHS (بلیک اینڈ وائٹ)	30 منٹ
4	برتھ آف پاکستان (انگلش) 35MM/VHS (بلیک اینڈ وائٹ)	30 منٹ
5	کلچرل ہیریٹیج آف پاکستان (اردو) 35MM/Betacam	20 منٹ
6	چلڈرن آف پاکستان 35MM/VHS/U.Matic	20 منٹ
7	کری ایٹو ہینڈز (انگلش) 35MM/U.Matic	30 منٹ
8	گندھارا آرٹ (انگلش) 35MM/U.Matic	20 منٹ
9	گریٹ ماؤنٹین پاسز ان پاکستان (انگلش) 35MM	20 منٹ
10	گرین ٹرٹل ان پاکستان (اردو، انگلش) 35MM/VHS/U.Matic	10 منٹ
11	جرنی تھرو پاکستان (اردو، انگلش) 35MM	20 منٹ
12	لیکس ان پاکستان (اردو) 35MM	30 منٹ
13	مونومنٹس آف پاکستان (اردو) 35MM/VHS	20 منٹ
14	موہن جوڈرو (انگلش) 35MM	20 منٹ
15	مائنارٹیز ان پاکستان (انگلش، اردو) 35MM/UHS/U.Matic	20 منٹ
16	میرج کسٹمز 35MM/VHS	20 منٹ
17	وائیلڈ لائف اِن باکستان (اردو) 35MM	30 منٹ
18	مرزا غالب (اردو) 35MM/VHS	80 منٹ
19	پاکستان، پاسٹ اینڈ پریزنٹ (انگلش) 35MM/VHS	30 منٹ
20	پاکستان۔اے پورٹریٹ (انگلش) VHS/U.MATIC.35MM	30 منٹ
21	کارپٹس (اردو) 35MM	20 منٹ
22	پی ایم اے کاکول (اردو) 35MM/U.Matic	30 منٹ
23	پاکستان پینوراما (اردو، انگلش، عربی) 35MM/U.Matic	20 منٹ
24	ویلی آف سوات (اردو) 35MM	20 منٹ
25	پاکستان سٹوری (اردو) VHS/35MM	70 منٹ
26	پاکستان لینڈ اینڈ اِٹس پیپلز (انگلش) 35MM	30 منٹ
27	پاکستان پرامزنگ لینڈ (انگلش) 35MM/U.Matic	50 منٹ
28	قائداعظمؒ (اردو) 35MM/VHS	30 منٹ
29	سوہنی دھرتی۔ پاکستان (انگلش) 35MM/VHS/U.Matic	30 منٹ
30	سینک بیوٹی آف پاکستان (اردو) 35MM	20 منٹ
31	انڈس۔ دی ریور آف ہسٹری (اردو) 35MM	20 منٹ
32	انڈسٹریل گروتھ آف پاکستان 35MM	20 منٹ
33	ناردرن ایریاز (انگلش) 35MM	30 منٹ
34	جیم اینڈ جیولری (انگلش) 35MM/VHS/U.Matic	20 منٹ

رابطہ برائے خریداری

مینیجر: ڈائریکٹوریٹ جنرل آف فلمز اینڈ پبلیکیشنز بی۔ ایف بلڈنگ زیرو پوائنٹ اسلام آباد۔ پاکستان: فون 051-9202776 فیکس: 051-9206828

ہماری مطبوعات

نمبر شمار	مطبوعات	زبان	قیمت پاکستانی روپے	قیمت امریکی ڈالر
1	قائداعظم محمد علی جناحؒ خطبات اور ارشادات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	150/=	$-05
2	قائداعظم محمد علی جناحؒ خطبات اور ارشادات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (پیپر بیک)	انگریزی	95/=	$-04
3	قائداعظم محمد علی جناحؒ خطبات اور ارشادات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (پیپر بیک)	اردو	95/=	$-04
4	قائداعظم محمد علی جناحؒ (تصویری البم) 1876ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	425/=	$-17
5	قائداعظم محمد علی جناحؒ (تصویری البم) 1876ء تا 1948ء (پیپر بیک)	انگریزی	350/=	$-17
6	اقوال قائدؒ (مجلد / پیپر بیک)	انگریزی	50/=	$-03
7	جناحؒ اور ان کا دور (از عزیز بیگ)	انگریزی	250/=	$-10
8	پاکستان۔ فرام ماؤنٹینز ٹو سی (از محمد امین۔ ڈنکن ویلٹس۔ گراہم ہینکاک)	انگریزی	650/=	$-20
9	پاکستان۔ چینی مصوروں کی نظر میں (ین ینگ اینڈ ژوہوا)	انگریزی، عربی فرانسیسی، چینی	500/=	$-20
10	پاکستان۔ ہینڈی کرافٹس	انگریزی	100/=	$-04
11	پاکستان کرونولوجی 1947ء تا 2001ء (چھ جلدیں)	انگریزی	450/=	$-17
12	پاکستان کرونولوجی 1947ء تا 2001ء (پیپر بیک) (چھ جلدیں)	انگریزی	400/=	$-15
13	مسلم آرٹ اینڈ ہیریٹیج آف پاکستان (از ڈاکٹر اے ایچ دانی)	انگریزی	100/=	$-04
14	گندھارا آرٹ ان پاکستان (از ڈاکٹر اے ایچ دانی)	انگریزی	100/=	$-04
15	وحدتِ افکار (علاقائی شاعری سے انتخاب)	اردو	100/=	$-04
16	اسلامی معاشرتی اقدار	اردو	15/=	$-01
17	پاکستان پکٹوریل (دوماہی)	انگریزی	40/= فی شمارہ 200/= سالانہ	$-35 سالانہ
18	المصورہ (دوماہی)	عربی	40/= فی شمارہ 200/= سالانہ	$-35 سالانہ
19	سروش	فارسی	15/= فی شمارہ 150/= سالانہ	$-20 سالانہ
20	ماہ نو (ماہنامہ)	اردو	10/= فی شمارہ 100/= سالانہ	$-15 سالانہ

رابطہ برائے خریداری

منیجر: ڈائریکٹوریٹ جنرل آف فلمز اینڈ پبلی کیشنز بی۔ ایف بلڈنگ زیرو پوائنٹ اسلام آباد۔ پاکستان :فون 051-9202776 فیکس: 051-9206828